REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۹ — شمارہ ۱۳

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ رامان (مارچ) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۸ رمارچ ۸۰ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۴ رامان (مارچ) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۹ جمادی الاوّل ۱۴۰۰ھ — ۲۷ رامان ۱۳۵۹ ہش — ۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء

اگر آپ نے بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے تو جماعت کی طرف سے چھپنے والے اخبارات اور رسائل خود خرید کر پڑھیں!

آئندہ جماعت کے کسی ذہین بچے کو ضائع نہیں ہونے دیا جائیگا۔ ذہین بچے کو جماعت پانچویں جماعت کے امتحان کے بعد ہی سنبھال لے گی!

دنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں موسلادھار بارش سے بھی زیادہ تیزی سے برس رہی ہیں

ہماری زبانیں خدا تعالیٰ کی محبت کے جلووں کو اپنے احاطہ میں نہیں لا سکتیں۔ تم ایسے پیار کرنے والے رب سے کبھی بے وفائی نہ کرنا!

جماعت احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت سے خطاب

دار الہجرت ربوہ میں منعقدہ جماعت احمدیہ کے ستاسیویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو بعد دوپہر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے جو ولولہ انگیز اور بصیرت افروز خطاب فرمایا تھا اس کا خلاصہ بدر کی گزشتہ اشاعتوں میں ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے۔ اب اس خطاب کا مکمل متن روزنامہ الفضل ربوہ کے مورخہ ۲۴-۲۵ اور ۲۶ فروری ۱۹۸۰ء کے شماروں سے نقل کر کے قارئینِ بدر کے افادہ اور ازدیادِ ایمان کی غرض سے یکجائی طور پر درجِ ذیل کیا جا رہا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"میری تکلیف میں پہلے کی نسبت تو افاقہ ہے۔ لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا بعض علامتیں کچھ نمایاں ہو گئی ہیں۔ انفلوئنزا کی بعض علامتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ گلے پہ اثر ہے۔ اس طرح معلوم ہوتا ہے جس طرح گلہ کسی نے چاقو سے چھیل دیا ہو۔ گلے میں خراش ہے۔ اور جو PALPITATION (دل کی دھڑکن) کی تکلیف زیادہ تھی اسے فرق ہے مگر پوری طرح آرام نہیں آیا۔ کچھ بے چینی ہے۔ ذمہ داری جلسہ کی جلسہ کے ایام میں ہی پوری کی جا سکتی ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ توفیق دے پوری دیانتداری کے ساتھ اور اس کی اہمیت کے مطابق اپنی ذمہ داری کو نباہوں۔ آپ دوست بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے پوری صحت دے اور اپنے فضل سے جو میرے دل میں یہ خواہش ہے کہ ایسی باتیں میرے منہ سے نکلیں جو دنیائے اسلام کے لئے مفید ہوں اور آپ کے دلوں پر اثر کرنے والی ہوں۔ اور آپ کو عمل پر ابھارنے والی ہوں۔ وہ خواہش اللہ تعالیٰ پوری کرے۔

[illegible] تاریخ کی جو تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام [illegible] [illegible] کرتا ہے [illegible] کا عنوان ہمیشہ [illegible] یہ ہوتا ہے [illegible]

"ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی"

اللہ تعالیٰ سال بھر جو جماعت احمدیہ پر بے شمار فضل اور رحمتیں کرتا ہے [illegible] کا ہم مختصراً ذکر کرتے ہیں۔ پورا تو نہیں کر سکتے کیونکہ کوئی ساعت بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے خالی نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی صفات کے جو جلوے پیار کے رنگ میں اور اسلام کو مضبوط کرنے کے رنگ میں اور دنیا میں ایک انقلاب عظیم اسلام کے حق میں پیدا کرنے کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں وہ تو بے حد و شمار ہیں۔ ان کو تو تھوڑے سے وقت میں بند نہیں کیا جا سکتا۔ انسان اپنی سمجھ کے مطابق بعض فضلوں کا انتخاب کرتا اور انہی کا ذکر کرتا ہے۔

ہر سال رسائل اور کتب جو شائع ہوتی ہیں نئی یا پرانی اہم کتب، ان کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے جماعت کو۔

ایک کتاب جو ہے وہ محض کاغذوں کا اور جو سیاہی سے کچھ لکیریں کھینچی جاتی ہیں، اس کا نام تو نہیں۔ کتاب تو اس کا نام ہے کہ اس کے اندر [illegible] انسان جو حقائق کا [illegible] [illegible] کے لئے [illegible] بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ

پڑھنے والا انہیں سمجھ سکے ۔ اُن سے فائدہ اُٹھا سکے ۔

یہی حال اُصولاً ہمارے روزناموں اور ہفتہ واروں اور جو ماہوار رسالے ہیں، کچھ اُن کا ہونا چاہیئے ۔ اس کی طرف شاید پُوری توجہ نہیں کی جارہی ۔ یا موجودہ حالات میں اتنے اور ایسے آدمی نہیں مِل رہے جو

ہماری زندگی کے مطابق

ہماری ذمّہ داریوں کے مطابق مضامین لِکھ سکیں ۔

لیکن ایک بات میں آپ کو بتادوں ۔ مَیں کئی سال آکسفورڈ میں پڑھتا رہا ہُوں ۔ اور جو مَیں نے سمجھا تھا کہ مَیں کیوں وہاں بھیجا گیا ۔ مجھے اجازت دی گئی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں مجھے بھیجا اور خرچ ہُوا مجھ پر ۔ یہ اس لئے نہیں تھا کہ مَیں اُن سے کچھ سیکھوں، بلکہ اس لئے تھا کہ مَیں اس قابل ہو جاؤں کہ اُن کو کچھ سِکھا سکوں، اپنے وقت پر ۔ اور اُن کو غور سے زیرِ مطالعہ رکھوں ۔ مَیں نے اُن کی زندگی، اُن کی عادتوں کا بڑے غور سے مطالعہ کیا ۔ علم کے میدان میں ایک چیز جو نمایاں طور پر میرے دماغ پر اثر انداز ہوئی، وہ یہ تھی کہ اُن کا اگر کوئی ایک شخص صرف ایک چھپی ہوئی صداقت قوم کے سامنے پیش کرتا ہے (اُس وقت پیش کرتا تھا مَیں کہنے لگا تھا پھر مَیں نے بدل دیا، کیونکہ وہی طریق جاری ہے) تو وہ اُس کو سر پر اُٹھا لیتے ہیں ۔ کیونکہ ساری قوم نے مِل کے آگے بڑھنا ہے ۔ اگر ہر سال کسی قوم کے دس ہزار آدمی (دس کروڑ میں سے) ایک نئی چیز اپنی قوم کو دیتے ہیں تو اُس قوم کے پاس

دس ہزار نئے عُلوم کا خزانہ

جمع ہو گیا ۔ وہ اس حقیقت کو سمجھتے تھے ۔ اُن کی آنکھ اُن فقروں کی طرف، اُن عبارتوں کی طرف نہیں جاتی تھی پڑھتے وقت، جو وہ دوہرا رہے تھے پہلوں سے حاصل کردہ علوم کے متعلق ۔ صرف وہ ایک نئی بات جو انہوں نے کہی ہوتی، اور اُن کی وضاحت کی ہوتی تھی، اُس کو وہ لیتے تھے ۔ اور اُن کو وہ سروں پر بِٹھا لیتے تھے ۔ کہتے تھے بڑے خادم ہیں یہ ۔

اگر آپ کوشش کریں تو ساری کمزوریوں کے باوجود ہمارے اخبار اور رسالے ایک بات آپ کو ضرور بتادیں گے ہر موضوع پر جو آپ سمجھتے ہوں گے کہ آپ کو اس سے پہلے معلوم نہیں تھی ۔ یا اگر کبھی معلوم تھی تو اُسے آپ بھُلا چکے تھے ۔ یہ بھی بڑا فائدہ ہے ۔ اگر یہ آٹھ دس رسالے جو چھپتے ہیں ان کو پڑھیں ماہانہ جو ہیں تو ایک سو بیس باتیں آپ کو مِل گئیں ۔ اور روزانہ جو الفضل چھپتا ہے اُس میں سے ایک بات اگر آپ کو ایسی مِلے جو آپ کی زندگی میں حُسن پیدا کرنے والی ثابت ہو آئندہ تو سال میں شاید ۳۶۰ یا وہ چُھٹی کرتے ہیں اگر وہ تو اس سے کم اتنی باتیں مِل گئیں ۔ لوگ کہہ دیتے ہیں الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہیئے ۔ وہ کہتے ہیں (بعض لوگ) کہ اگر

الفضل کا ہر مضمون

اعلیٰ پایہ کا نہیں ہوگا تو اُس کو لے کے پڑھنے کی کیا ضرورت ۔ مَیں کہتا ہُوں کہ اگر الفضل کا ایک مضمون بھی اعلیٰ پایہ کا ہے تو اسے لے کے اسے پڑھنے کی ضرورت ہے ۔ مَیں اس سے بھی آگے جاتا ہُوں ۔ مَیں کہتا ہُوں اگر الفضل میں ایک ایسا مضمون ہے جس میں ایک بات ایسی لکھی ہے جو آپ کو فائدہ پہنچانے والی ہے تو اُس فائدہ کو ضائع نہ کریں آپ، اگر آپ نے بحیثیتِ قوم ترقی کرنی ہے ۔

کتابیں بھی بہت سی چھپتی ہیں ہر سال ۔ اب تو اتنی ہوگئی ہیں کہ اُصولی طور پر ہی باتیں کی جا سکتی ہیں ۔ سوائے اُن اخباروں کے متعلق اور کتابوں کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی OUT OF PRINT پہلے نایاب تھیں ۔ اب وہ پھر طبع ہوگئیں اور آگئیں آپ کے لئے دکانوں پر یا کوئی بہت ہی اعلیٰ کتاب کسی نے بڑی تحقیق کے بعد لکھی یا ترجمے آگئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتابوں کے یا بہت سے اقتباسات کے ۔

باقی جو دوسرے درجے پہ یا شاید پھر تیسرے درجے پہ کتابیں ہیں جن کا ذکر ہم کرتے ہیں یہاں، وہ ہیں ایسی کتابیں جن کے مصنفین نے

نظامِ جماعتِ احمدیہ سے تعاون

کیا ۔ اور جو یہ قاعدہ بنایا گیا ہے کہ جماعت میں کوئی شخص اپنے طور پر کوئی کتاب شائع نہ کرے کیونکہ اس طرح پر بہت سے فتنوں کے دروازے کھلتے ہیں ۔ بلکہ نظارت تصنیف سے وہ رابطہ قائم کرے اور اُن کے مشورے کے ساتھ اور اُن کو اپنا مسودہ دکھانے کے بعد اور اُن سے منظوری لے کر وہ کتاب کو شائع کرے، اُن کے تو اشتہار بھی آنے چاہئیں الفضل میں ۔ اُن کا ذکر بھی ہونا چاہیئے ہماری تقریروں میں ۔ اس کے علاوہ وہ شخص جو نظامِ جماعتِ احمدیہ سے تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں اور کہتا ہے مجھے کیا ضرورت ہے ان سے ملاپ کرنے کی، ان سے مشورہ لینے کی، ان سے اجازت لے کے شائع کرنے کی ۔ اُس کو جماعتِ احمدیہ میں پھر کتاب بیچنے کی بھی کیا ضرورت ہے ۔ وہ آتا کیوں ہے پھر جماعت اور احمدیوں کے پاس کہ تم کتاب خرید لو ۔

یہ بہت ضروری ہے ۔ عام لوگ شاید اس کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوں ۔ یہ بہت اہم باتوں میں سے ہے کہ ہم اس قسم کے فتنوں کے دروازے بند کردیں ۔ اور اگر کوئی شخص کہے کہ بعض کتابیں ایسی بھی چھپ سکتی ہیں جن میں کوئی فتنے والی بات نہ ہو ۔ مَیں بحث میں نہیں پڑوں گا ۔ مَیں کہوں گا ٹھیک ہے کوئی کتاب ایسی بھی چھپ سکتی ہے نظامِ جماعت سے باہر نکل کر ایک احمدی مصنّف کی طرف سے جس میں فتنے کی کوئی بات نہیں ۔ لیکن اگر یہ دروازہ کھول دیا تو اگر پانچ کتابیں ایسی ہوں گی تو دس ایسی بھی ہونگی جن میں فتنے کی بات ہوگی ۔ اس واسطے فتنے کا دروازہ ہم نے بہرحال بند کرنا ہے ۔ اور ایسے مصنّف کی انانیّت کو بھی بہرحال ہم نے توڑنا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد

اُمتِ مُسلمہ کو واحد بنانے کا پروگرام

بنایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نوعِ انسانی کو اُمتِ واحدہ بنادے ۔ اس کے لئے بڑا مضبوط اتحاد چاہیئے ۔ اس میں ہم سُوئی کے ایک نکتے کا رخنہ بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں، اور نہ آپ کو تیار ہونا چاہیئے ۔ میرا دماغ تو بالکل نہیں تیار اس کو قبول کرنے کے لئے ۔ اور جو میرے پیارے بھائی اور بہنیں ہیں مجھے یقین ہے کہ وہ بھی ہرگز تیار نہیں ہیں اس کے لئے ۔ ٹھیک ہے اگر تمہارے دماغ میں کوئی اچھی بات آئی ہے، لکھو ضرور اور خدمت کرو جماعت کی بھی، بنی نوعِ انسان کی بھی، لیکن صحیح راستے پر چلو ۔ دیواریں پھاند کے گھروں کے اندر داخل نہ ہو ۔ دروازے ہیں، اُن کے ذریعہ سے اندر داخل ہو ۔

الفضل ہے ہمارا ۔ لاہور ہے وہ پرائیویٹ ہے ۔ جماعت کے ساتھ اس کے نظام کا یا اُس کے ادارہ کا کوئی تعلق نہیں ۔ ایک احمدی ہے ۔ وہ اپنی ذمّہ داری سے لکھتا ہے ۔ کسی اور پر اپنی تحریر کی ذمّہ داری نہیں ڈالتا ثاقب زیروی ۔ لیکن بہت اچھا بھی لکھتا ہے ۔ اور اگر اس میں (لاہور میں) نصف بھی اچھا ہو ۔ چوتھا حصّہ بھی اچھا ہو ۔ دسواں حصّہ بھی اچھا ہو تو جو میں نے اُصول بتایا ہے اُس کے مطابق اسے لینا چاہیئے ۔ اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے ۔

رسالوں میں تحریکِ جدید کا رسالہ "تحریکِ جدید"؛ انصار اللہ کا رسالہ "انصار اللہ" خُدام الاحمدیہ کا رسالہ "خالد" ۔ انہوں نے ہی بچوں کے لئے "تشحیذ الاذہان" لجنہ اماء اللہ کا "مصباح" ۔ اور بھی ہوں گے ۔ جو بھی ہیں مَیں کہتا ہُوں اُن کو خریدو ۔ اور خدّام الاحمدیہ نے اب ایک بڑا اچھا کام کرنا شروع کیا ہے ۔

ضرورت کا ہزارواں حصّہ

پُورا کر رہے ہیں لیکن نہ ہونے سے بہرحال بہتر ہے ۔ چھوٹے چھوٹے رسالے چھاپتے ہیں ۔ یہ ہے میرے ہاتھ میں

(۱) سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ ۔ یہ کسی ترتیب میں نہیں رکھی ہُوئیں ۔ یہ ہے (۲) "پیارے اسلام کی پیاری باتیں" ۔ یہ بچّوں کے لئے ہیں ۔ ایک بچّہ ہے جو اس کتاب کو پڑھ سکتا ہے، یہ اُس کے لئے ہے ۔ لیکن ہر بچّہ اس کو سُن سکتا ہے ۔ اُس کے کان تو نہیں بند ہو جاتے، اگر آپ یہ کتاب سُنانا چاہیں ۔ اُس کو سُنائیں یہ باتیں، بچپن سے سُنائیں ۔ آپ نے اذان سُنادی اُس کو پیدائش کے وقت ۔ (تکبیر اقامت کی جو ہے وہ سُنادی) اور اس کا اثر ہے ۔ یہ نہ سمجھیں کہ کان نے سُنا اور اس کا اثر ہی کوئی نہیں ۔ اس کا دماغ اُس کے اثر کو قبول کرتا اور محفوظ رکھتا ہے ۔ یہ ایک کتاب ہے (۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "بعض" پیشگوئیاں ۔ (انہوں نے تو "بعض" نہیں لکھا لیکن "بعض" لکھنا چاہیئے) یہ ہے (۴) ہمارے مہدی کی پیاری باتیں ۔ یہ ہے (۵) سوانح مصلح موعودؓ ۔ یہ ہے (۶) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی باتیں ۔ یہ ہے (۷) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام ۔ یہ کتابیں اس وقت، جو مجھے دی گئی ہیں اُن کی طرف سے یہ ایک، دو،

تین، چار، پانچ، چھ، سات ہیں۔ مجھے سات نہیں چاہئیں۔ مجھے سات ہزار اِس قسم کی کتاب چاہیئے۔ اور صرف اُردو میں نہیں چاہیئے۔ یعنی اِس وقت جو کیفیت دُنیا کے دماغ کی ہے تا

اِسلام کی باتیں سُننے کے لئے

تیار ہے، اثر قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔

مجھے سوئٹزرلینڈ میں سوئس احمدیوں نے سوئٹزرلینڈ میں اُن لوگوں نے جو احمدی نہیں بعض دُوسرے ممالک سے تعلق رکھنے والے ہیں، انہوں نے الحاح کے ساتھ اور اصرار کے ساتھ مجھے کہا کہ ہمارے بچوں کے لئے کتابیں آپ شائع کریں۔ انہیں کچھ پتہ نہیں اسلامی تعلیم، اسلامی تاریخ کا۔ اتنے واقعات، اتنے واقعات حسین، پیارے، سبق آموز، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے نتیجہ میں چودہ سو سال میں رُونما ہو چکے ہیں کہ لاکھوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ لکھی جانی چاہئیں۔ جو ہم نہیں کرتے وہ دُوسرے بھی بعض دفعہ کر دیتے ہیں۔

پچھلے سال میں لندن میں تھا تو ایک دوست کسی مطبع خانہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے تھے، وہ میرے پاس آئے۔ کچھ کتابیں تحفۃً لائے اُسی کمپنی کی طرف سے۔ اُن میں سے ایک کتاب بلال رضی اللہ عنہ پر تھی۔ "حضرت بلالؓ" وہ حبشی جس کی جلد کا ظاہر تو کالا تھا لیکن جس کے اندر سے اس قسم کا نور نکلتا تھا کہ آج شاید سارے امریکہ کے سفید فام کے نور کو اکٹھا کیا جائے تو بھی ایک ذرہ کے برابر نہ ہوں اُس کے مقابلے میں۔ اور اتنی اچھی کتاب لکھی آپ بیتی کے رنگ میں۔ بلالؓ کہتے ہیں۔ بلالؓ کہتے ہی بھی نہیں۔ بلکہ میں۔ میں۔ مجھ پر یہ واقعہ گذرا۔ مجھے میرے مالک نے (غلام تھے نا اسلام سے پہلے اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خریدا اور آزاد کیا) ریت پر لٹا دیا مجھے۔ میرے سینہ پر پتھر رکھا۔ مجھے کوڑے لگائے میں بے ہوش ہو گیا۔ اُس وقت نیم بے ہوشی تھی۔ کبھی میں پورا بے ہوش ہو جاتا تھا۔ کبھی کچھ ہوش آجاتی تھی۔ نیم ہوش۔ اُس وقت کوئی شخص آیا۔ اُس نے میرا سودا کیا اور مجھے لے گیا اپنے گھر۔ اور مجھے اپنے بچے کی طرح اُس نے اپنے گھر میں رکھا۔ اور کہتے ہیں اُس وقت مجھے دھندلا سا یاد ہے کہ کوئی شخص

میری چارپائی کے پاس

مُصلیٰ بچھا کر نماز پڑھتا ہے۔ کہتے ہیں اچھا ہو جانے پر مجھے پتہ لگا کہ مجھے خریدنے والے حضرت ابوبکرؓ تھے اور آزاد کرنے والے تھے۔ تو اُن سے میں نے پوچھا۔ میرا خیال ہے۔ نیم بے ہوشی کی حالت میں مجھے شبہ پڑا۔ مجھے یہ احساس ہُوا کہ میرے قریب مُصلیٰ بچھا ہُوا ہے۔ اور کوئی شخص وہاں نفل پڑھ رہا ہے۔ اُس نے کہا تم نہیں جانتے کون تھا وہ۔ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اُن کی دُعاؤں نے تمہیں زندہ کیا۔ آسمانوں سے تمہارے لئے زندگی لے کے آئی ہیں وہ دُعائیں۔ ورنہ تمہاری حالت بچنے والی نہیں تھی۔ کہنے کو چھوٹا سا واقعہ ہے۔ چھوٹا نہیں۔ اس قدر پیار ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں انسان کے لئے خواہ وہ انسان زار زردیں ہے، خواہ وہ انسان حبشی غلام کوڑے کھانے والا، تپتی ریت پر لٹا کر اُس کے اُوپر پتھر رکھے جا رہے ہیں، وہ ہے۔ کوئی فرق نہیں کیا انسان انسان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ یہ تو اس وقت باتیں کرتے ہوئے آپ سے میرے دماغ میں ایک مثال آگئی۔ ہزارہا کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ تھوڑی چھوٹی چھوٹی بچوں کے لئے۔ ایک ایک واقعہ لکھیں۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ہی اُردو میں درجنوں کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ آئیں آگے لکھنے والے اور لکھیں۔ اور آپ آگے آئیں اور خریدیں ان کتابوں کو۔ تاکہ جو لکھنے والے اور طبع کروانے والے ہیں اُن کے پیسے ضائع نہ ہوں۔ جو شخص مثلاً حضرت بلالؓ پہ یہ کتاب لکھ گیا، مجھے یقین ہے کہ اُس کے پیسے ضائع نہیں ہوں گے۔

تو یہ تو میں نے بتایا نا سات کتابیں ہیں۔ مجھے تو

ایک دو سال کے اندر اندر

سات ہزار چاہئیں۔ پھر ان کے ترجمے چاہئیں۔ اُن کا ترجمہ مجھے جرمن زبان میں چاہیئے۔ انگریزی زبان میں چاہیئے۔ اُن کا ترجمہ مجھے فرنچ زبان میں چاہیئے۔ سپینش زبان میں چاہیئے۔ مجھے اٹالین زبان میں چاہیئے۔ اُن کا ترجمہ مجھے یوگوسلاوی زبان میں چاہیئے، جہاں کے احمدی کہتے ہیں کہ ہمارے بچوں کے لئے کتابیں دو لاکھ۔ اُن کا ترجمہ مجھے پولش زبان میں چاہیئے۔ اُن کا ترجمہ ہنگرین زبان میں چاہیئے۔ جہاں ایک خاصی جماعت احمدیوں کی ہے۔ کمیونسٹ ملک ہے۔ زیادہ باہر نہیں آتے۔ ملاپ نہیں اُن کے ساتھ لیکن کبھی کسی کے نام، پُرانے واقفوں کے نام اُن کا ابھی تک خط آتا رہتا ہے کہ ہم احمدیت پر قائم ہیں۔ ہمیں عربی زبان میں کتابیں چاہئیں احیائے اسلام کے لئے اِن باتوں کو مسلمانوں کے ذہنوں میں تازہ کرنے کے لئے۔

جتنے ہمارے جماعتی یا نیم جماعتی اخبار وغیرہ ہیں اُن کو خریدنا چاہیئے، اُن کو پڑھنا چاہیئے۔ بہت کم توجہ ہے اِس طرف۔ آپ حیران ہوں گے اگر آپ (آج کا نہیں میں کہتا، جس وقت آکسفورڈ میں پڑھا کرتا تھا اُس وقت کی میں بات بتا رہا ہُوں) تھرڈ کلاس میں سوار ہو جائیں۔ مزدوروں سے بھری ہوئی گاڑی۔ ہر آدمی کے ہاتھ میں اخبار پکڑا ہُوا ہے۔ وہ اخبار پڑھ رہا ہے۔ ساڑھے تین سال

طالب علمی کا زمانہ

جو میں نے وہاں گزارا ہے اُس میں کسی ایک آدمی کو دُوسرے سے اخبار مانگ کر پڑھتے نہیں دیکھا۔ مانگتا ہی کوئی نہیں۔ اپنا خریدتا ہے ہر شخص۔ پھر ردی میں یوں پھینک دیتا ہے وہ۔ اُن کے اخبار پھینکنے کے قابل ہیں۔ لیکن پڑھنے کے قابل بھی ہیں۔ جو پڑھنا ہوتا ہے اُس نے وہ پڑھ لیتا ہے۔ پھر پھینک دیتا ہے۔ ایک شخص اخبار پڑھ کے اپنی سیٹ پہ چھوڑ کے اسٹیشن پر اُتر جاتا ہے۔ وہاں ایک اور آدمی آبیٹھتا ہے۔ جس کے پاس اخبار نہیں۔ جب گاڑی کھڑی ہوتی ہے وہ پلیٹ فارم پر جا کے اپنے لئے وہی اخبار خرید کے لاتا ہے۔ وہ نہیں اُٹھاتا جو اس کی سیٹ کے اوپر پڑا ہوا ہے۔

یہ جذبہ پیدا کریں۔ عادت ڈالیں۔ خرید کے پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا عادت ڈالیں پڑھنے کی۔ خرید کے پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ ویسے لوگ لیموں نچوڑ تو ساری دُنیا میں ہیں، امریکہ میں بھی ہیں، انگلستان میں بھی ہیں، یورپ میں بھی ہیں، یہاں بھی ہیں۔ جو کسی کی کتاب پڑھنے کے لئے لیتے ہیں، پھر واپس ہی نہیں کرتے۔ وہ تو ہیں چند ایک۔ ساری قوم اگر تیار ہو جائے اور ہزار میں دو ایک ایسے ہوں تو معاف کر دو اُن کو۔ وہ اپنا شوق اِس طرح پورا کر لیں۔ لیکن

قوم کو عادت ہونی چاہیئے

کم از کم ہماری قوم کے اس حصّے کو تو عادت ہونی چاہیئے جو میری بات سُنتا اور غور سے سُنتا اور دِل میں اُس کے جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ میں اس پہ عمل کرنے کی بھی کوشش کروں۔

میں نے بتایا پڑھنے کی عادت، لکھنے کی عادت ہونی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو کلام ہے اس کے اندر اتنا اثر اور اتنا حُسن ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اسّی کے قریب کتابیں لکھیں۔ عربی میں ہیں، فارسی میں بھی ہیں، اکثر اُردو میں ہیں۔ سب کے تراجم شائع کرنا۔ پھر دُنیا ان تراجم کو پڑھنے کے لئے تیار بھی ہو۔ ابھی تو نہیں تیار۔ ۳۰، ۴۰۔ ۵۰ سال۔ ۶۰ سال شاید لگیں اُن کو تیار ہونے میں۔ لیکن اس وقت ضروری ہے کہ آپؑ کی کُتب کے اقتباسات کو شائع کر دیا جائے۔

اس وقت ایک کتاب تو صد سالہ جوبلی کے انتظام میں شائع ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق۔ اِسلام کیا چیز ہے؟ اسے رُوشناس کرانے کے متعلق۔ قرآنِ عظیم کے متعلق اور

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور شان

اور آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کا جو مقام ہے اُس کے متعلق ۳۲۸ صفحے ہیں ان حوالوں کے۔ کچھ صفحے اور بھی ہیں۔ یہ شائع ہوئی ہے اور بڑی سستی اللہ کے فضل سے شائع ہو گئی۔ بہترین مطبع خانے نے شائع کی ہے، بہترین کاغذ ہے، بہترین GET UP ہے اور صرف اڑھائی پونڈ قیمت ہے جو کچھ بھی نہیں اُن مُلکوں کے لحاظ سے، اتنی ہی قریباً سائز کی ایک INVITATION ہے کتاب جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لکھی ہوئی ہے۔ اور ایک فرم نے ہم سے اجازت لے کے دس ہزار شائع کی ہے اپنے طور پر۔ اور اُس میں بہت سا تعارف ہو گیا اسلام کا اور احمدیت کا۔ پچھلے سال اُس مطبع خانے نے ہمیں دی تھی کہ چار ہزار انگلستان کی لائبریریوں نے آرڈر بُک کر دیئے ہیں، اِس کتاب INVITATION کے۔ اور اُس کی قیمت انہوں (

نے دس پونڈ رکھی ہے اور صفحے اس سے کم ہیں اور کاغذ اور طباعت ایک جیسی ہے۔ تو یہ ہمیں اللہ تعالیٰ توفیق دے رہا ہے۔

قرآن کریم کا ترجمہ بڑا ضروری ہے۔ غانا نے دس ہزار شائع کر دیا انگریزی ترجمہ۔ امریکہ میں بہت اچھے اچھے کاغذ پر، اچھی پرنٹنگ پر بیس ہزار انگریزی ترجمے کے نسخے ابھی پچھلے مہینے میں شائع ہوئے ہیں۔ یہ ابتداء ہوئی ہے اُن کی۔ اسی طرح انڈونیشیا کوشش کر رہا ہے۔ سواحیلی زبان میں ترجمے ہوئے ہیں۔ یوگنڈا لوگنڈا زبان میں ترجمہ ہوا ہے۔ اس کی تفصیل تو پھر بتاؤں گا لیکن ہمیں ترجمہ کرنے والے بھی چاہئیں اور لکھنے والے بھی، رسالے لکھنے والے، کتابیں لکھنے والے چاہئیں۔

اب مثلاً یہ جو کتاب ESSENCE OF ISLAM VOL: NO. I صد سالہ جوبلی کے نظام کے ماتحت شائع ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے QUOTATIONS (کوٹیشنز) پر مشتمل ۳۲۸ صفحے کی کتاب ہے۔ یہ ایک MATERIAL (میٹیریل) ہے اس میں سے چار درسالے شائع کئے جا سکتے ہیں عام تقسیم کرنے کے لئے۔ بڑا اچھا مواد تیار موجود ہے۔ اس سے انشاء اللہ ہمارے دوست امریکہ اور انگلستان اور آسٹریلیا اور افریقہ کے ممالک میں جہاں انگریزی بولی جاتی ہے، وہ اس سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ اور جرمنی اور سوئٹزرلینڈ اور فرانس اور سپین وغیرہ ملکوں کے لئے انگریزی سے ترجمہ کرنا آسان ہے اُردو کی نسبت۔ کیونکہ وہاں اس قسم کے اُردو دان اٹالین جاننے والے اور انگریزی جاننے والے نہیں ملیں گے۔ لیکن انگریزی سے فرنچ میں ترجمہ کرنے والے عام مل جائیں گے۔ پیسے لیں گے۔ اُجرت پر کام کر دیں۔ تو یہ ایک راستہ کھُل گیا ہے۔

اصل چیز یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے متعلق جو پیش خبریاں دیں ان میں ایک یہ بھی ہے آپؑ نے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔"

بڑا عظیم یہ الہام ہے۔ بڑی عظیم یہ پیشگوئی ہے کہ

"اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔"

میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ اگلے دس سال کے بعد آنے والے سو سال میں جس صدی کو میں

غلبۂ اسلام کی صدی

کہتا ہوں ہمیں ایک ہزار سائنسدان اور محقق چاہئیں۔ اور یہ جو اس سے پہلے دس سال ہیں اس میں ایک سو سائنسدان اور محقق چاہئیں۔ لیکن آج تک یہ ایک پیشگوئی تھی جس کا ایک بھی مظہر ہمارے سامنے نہیں تھا۔ یعنی کچھ اس طرح وہ اُبھرا ہو اور آسمانوں تک پہنچا ہو اپنی علمی تحقیق میں کہ واقع میں اس کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ علم اور معرفت میں اس نے کمال حاصل کیا۔ اور اپنے سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیا (اپنے حلقۂ تحقیق میں) آئن سٹائن بہت بڑا سائنسدان گزرا ہے۔ انہوں نے بھی کام کیا اور ناکام ہوئے اور ڈاکٹر سلام صاحب نے کام کیا اس پر اور وہ کامیاب ہو گئے۔ اور اُن کو نوبل پرائز ملا۔ اور دُنیا کے چوٹی کے سائنسدانوں میں پہنچ گئے۔ (اس موقعہ پر حضور نے مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو سٹیج پر آکر حاضرین سے خطاب کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس کا متن بدر کے گزشتہ شماروں میں دیا جا چکا ہے)

حضور نے پھر سلسلہ خطاب شروع کرتے ہوئے فرمایا:-

اس سلسلہ میں جو نعرے لگے ہیں ایک نعرہ ہے مکان کے ساتھ تعلق رکھنے والا۔ وہ نعرہ اس طرح ہوگا کہ (1)(اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ) "خانہ کعبہ زندہ باد" (خانہ کعبہ زندہ باد کے نعرے) مکان سے تعلق رکھنے والا دوسرا (2) نعرہ یہ ہوگا کہ خانہ کعبہ کے پیارے مسکن رہنے والے ایک ہم وطن نے یہ انعام حاصل کیا "وطنِ عزیز زندہ باد" (زندہ باد کے نعرے) تیسرا (3) نعرہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کے فیضان کے نتیجہ میں آپؐ کی طرف منسوب ہونے والے خدا کے ارادہ اور منشاء اور حکم کے مطابق دُنیوی عزتیں حاصل کرتے ہیں اس نقطۂ نگاہ سے "محمد زندہ باد" صلے اللہ علیہ وسلم۔

"خاتم النبیین زندہ باد"

انسانوں کی نسبت سے دوسرا (4) نعرہ یہ ہوگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق کرنے والا اور اس زمانہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کو دُنیا میں تقسیم کرنے والا "مسیح موعود (علیہ السلام) زندہ باد" (مسیح موعود علیہ السلام زندہ باد کے نعرے) اور ایک تیسرے پہلو کے لحاظ سے وہ تعلیم (5) جو انسانی دماغ میں جلا پیدا کرتی اور ظلمات کو مٹا کے ان کی جگہ نور کو قائم کرتی ہے "اسلام زندہ باد" (نعرے) اور چوتھے پہلو کے لحاظ سے سب سے (6) بڑا نعرہ اور سب سے بنیادی نعرہ۔ اللہ جو خالق اور مالک ہے اور جو حاکمِ کُل ہے۔ "اللہ اکبر"۔ (نعرۂ تکبیر کے فلک شگاف نعرے) اور۔ اور۔ اور۔ اور۔ اور۔ اور اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اور کوئی نعرہ نہیں۔ (اور پانچویں بات یہ ہے کہ خاموشی سے اب میری باتیں سنو)

میں تعلیم کے متعلق باتیں کر رہا تھا۔ کتابوں کے متعلق کہ پڑھنی چاہئیں۔ لکھنی چاہئیں۔ (کچھ باتیں کہیں) توجہ کریں۔ آپ کی توجہ کے بغیر یعنی خریداروں کی توجہ کے بغیر نہ رسائل کا معیار بلند ہو سکتا ہے نہ رسالوں اور کتابوں کا معیار بلند ہو سکتا ہے۔

اب ہم اسی سلسلہ میں جو دوسرا

بڑا ہی اہم پہلو

ہے اُسے لیتے ہیں۔ وہ ذہن رسا ہے جو ماں کی گود میں خدا تعالیٰ کی رحمت سے آتا ہے پیدائش کے وقت۔ ضائع کر دیا جاتا ہے یا سنبھال لیا جاتا ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا، اب بھی کہنے لگا ہوں اور کہتا رہوں گا کہ اصل بات تو یہ ہے کہ کوئی ذہین بچہ خواہ وہ افریقہ کے جنگلات میں پیدا ہو، یا نیویارک کے محلات میں، وہ ماسکو میں پیدا ہو یا خانہ کعبہ کے علاقہ میں پیدا ہو، کوئی ذہین بچہ (جو ذہن خدا کی عطا ہے) ضائع نہیں ہونا چاہیئے اور نوعِ انسانی کو اس بچے کو اس کے ذہن کو سنبھالنا چاہیئے۔ یہ بنیادی حقیقت اور اصول ہے جو اسلام نے ہمیں بتایا اور جسے اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔

لیکن جماعت احمدیہ اس بنیادی اصول کو عملاً آج قائم نہیں کر سکتی۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ جتنا ہم سے ہو سکتا ہے ہم کرتے ہیں۔ ایک وقت میں ہم سے یہ ہوا کہ جب ۱۹۴۴ء میں تعلیم الاسلام کالج کی بنیاد پڑی (اُس وقت منصورہ بیگم بیمار تھیں۔ حضرت صاحب نے ہم دونوں میاں بیوی کو بھیج دیا تھا دہلی علاج کے لئے۔ میں وہاں تھا میری غیر حاضری میں) مجھے پرنسپل مقرر کر دیا گیا۔

جب میں نے قرآن کریم حفظ کیا اور مولوی فاضل پاس کیا تو میں نے انگریزی تعلیم شروع کر دی۔ پھر گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ پھر آکسفورڈ چلا گیا۔ جب واپس آیا تو حضرت صاحبؓ کو خیال تھا شاید میں عربی بھول گیا ہوں گا۔ دینی تعلیم بھول گیا ہوں گا۔ مجھے جامعہ احمدیہ میں اُستاد لگا دیا۔ پھر میں نے از سرِ نو تیاری کی۔ پڑھا اور پڑھایا۔ اور ۱۹۳۸ء کے آخر سے لے کر ۱۹۴۴ء تک جامعہ احمدیہ میں

ایک اُستاد کی حیثیت سے

پھر پرنسپل کی حیثیت سے میں نے کام کیا۔

پھر ۱۹۴۴ء میں جب کالج بنا تو مجھے جامعہ احمدیہ سے نکال کے (میں واقفِ زندگی ہوں۔ میں یہ واقعہ بتا رہا ہوں کہ ہر قدم پر ہر حکم میں نے بشاشت سے قبول کیا۔ میں نے اپنی زندگی وقف کی تھی خدمت کے لئے، اپنے آرام کے لئے نہیں کی تھی) کہا گیا کہ تم کالج کے پرنسپل لگ جاؤ۔ خیر میں بن گیا پرنسپل۔ ایک ہدایت جو مجھے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دی، وہ یہ تھی کہ کالج ہم نے ایک زائد ذریعہ کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے جاری کیا ہے۔ تبلیغ کے لئے جاری نہیں کیا۔ اس کے لئے ہمارے دوسرے محکمے ہیں۔ اس واسطے اس کالج میں ہر عقیدہ کا لڑکا جو غریب اور ذہین ہے اُس کو اگر تمہاری طاقت ہے اور جس حد تک تمہاری طاقت ہے تم نے پڑھانا ہے۔ یہ چیز میرے دماغ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اچھی طرح داخل کر دی تھی۔ اللہ جانتا ہے وَلَا فَخْرَ، ہماری جماعت کا مزاج ہے بے لوث خدمت کرنا اور ہر احمدی کا بھی یہی مزاج ہے۔ یونیورسٹی کا قاعدہ یہ ہے کہ ایک پرنسپل کل تعداد طلباء کی جو ہے اس

کی دس (۱۰) فیصدی کو نصف فیس معاف کرسکتا ہے۔ اور بس۔ یعنی اگر چار سو لڑکا ہو تو صرف بیس لڑکوں کی آدھی فیس معاف کرسکتا ہے۔ اس سے زیادہ کی نہیں کرسکتا۔ مجھے جو حکم تھا وہ یہ تھا کہ ذہین بچے کو پڑھا سکتے ہو پڑھاؤ۔ سچی بات یہ ہے کسی سے نہیں پوچھا میں نے کہ

یونیورسٹی کا قاعدہ

میں توڑنے لگا ہوں توڑ دوں یا نہ توڑوں۔ میں نے یہ سوچا جب میرا امام حضرت مصلح موعودؓ یہ کہہ رہا ہے کہ جس حد تک پڑھ سکتے ہو، پڑھاؤ۔ تو میں پڑھاتا جاتا ہوں۔ میں نے سو میں سے پچاس لڑکوں کی فیس معاف کر دی۔ چار سو میں سے چالیس کی نہیں سو میں سے پچاس کی۔ یعنی دس فیصد کی بجائے پچاس فیصد کی معاف کر دی۔ جو ان میں سے آگے پچاس فیصد وہ طلبہ تھے جن کا احمدیت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ مجھے کہا گیا تھا کہ یہ تعلیم کا ادارہ ہے تبلیغ کا ادارہ نہیں ہے۔ جو غریب لڑکا ذہین بچہ آیا میرے پاس اس کو میں نے داخل کیا۔ نہ صرف اس کی فیس معاف کی، اس کے کھانے کا انتظام کیا۔ بعض دفعہ اس کے کپڑوں کا انتظام کیا۔ اس کے علاج کا انتظام کیا۔

لاہور میں جب ہم آئے لُٹ لُٹا کر، اس وقت لاہور کا ایک طالب علم داخل کیا۔ بڑا ہی پیارا خاندان وہ۔ اس کا ایک بھائی کمانے والا ایک سو دس روپے تنخواہ لے رہا تھا نابینا باپ۔ نابینا ماں۔ وہ ان کی پرورش کر رہا تھا۔ اس نے اپنے چھوٹے بھائی کو میٹرک تک پڑھایا۔ وہ میرے پاس آگیا۔ اور کہا کہ سارے لاہور میں گھوما ہوں۔ مجھے کوئی کالج پڑھانے کے لئے تیار نہیں۔ اس نے ۷۰۰ کے قریب نمبر لئے ہوئے تھے۔ یعنی وظیفہ کے نمبروں سے ذرا کم۔ اور بیس نمبر لیتا تو اسے وظیفہ مل جاتا۔ وہ مجھے کہنے لگا کہ مجھے کسی نے کہا ہے کہ اگر تو نے پڑھنا ہے تو جا

تعلیم الاسلام کالج

میں چلا جا۔ میں نے کہا بڑا اچھا کیا آ گئے۔ میں نے کہا میں تمہیں داخل کر دوں گا۔ کل صبح آجانا اور دس روپے لے آنا۔ اب میں آپ سے بات کر رہا ہوں مجھے دکھ ہو رہا ہے میں نے دس روپے اس سے لے کے اسے تکلیف پہنچائی۔ ممکن ہے کئی دن انہوں نے اپنا نصف پیٹ بھرا ہو، اتنی غربت تھی اس گھر میں۔ لیکن میرے ذہن نے فیصلہ کیا کہ اگر میں نے اس سے قربانی نہ لی تو اس کی پڑھائی میں یہ کمزوری رہ جائے گا۔ اس کو اپنی پڑھائی کے لئے قربانی دینی چاہیے دس روپے اس سے لئے چار سال پڑھایا اس کو، بی۔ اے کرکے وہ ہمارے پاس سے گیا۔

ایک دفعہ وہ بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹر کے پاس بھجوایا۔ ساتھ پروفیسر بھیجا۔ ڈاکٹر بڑا مشہور۔ بڑی فیس لینے والا۔ مجھے جانتا تھا وہ۔ ڈاکٹر پیرزادہ صاحب۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھلا کرے۔ وہ خود بھی بڑے اچھے ڈاکٹر تھے خیال رکھنے والے۔ میں نے کہا وہ اس کے کپڑے دیکھے گا۔ کہے گا غریب سا لڑکا کہاں آگیا ہے میرے پاس۔ ٹالے گا۔ یونہی کوئی معمولی سا نسخہ لکھ دیگا۔ ٹھیک طرح دیکھے گا نہیں۔ میں نے کہا تم کہنا میں نے بھیجا ہے۔ تعلیم الاسلام کالج میں پڑھتا ہے۔ یہ لڑکا غریب تمہیں نظر آتا ہوگا۔ لیکن جس کالج میں پڑھتا ہے وہ غریب نہیں (خدا پر بھروسہ رکھنے والے ہیں) وہ غریب تو نہیں ہوا کرتے) پس میں نے کہلوا بھیجا اچھی طرح دیکھو جو فیس لینی ہے لو۔

بہتر سے بہتر نسخہ لکھو

دوائی تو ہم نے خرید کر دینی ہے۔ اس کی غربت پہ نہ جانا۔ تین سو، ساڑھے تین سو روپیہ اس ایک بیماری پر خرچ ہوا! اور دس روپے اس سے وصول کئے تھے۔ چار سال میں بیسیوں سینکڑوں وہ بچے ہمارے جو غریب گھروں میں پیدا ہوئے لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو ذہن عطا کیا تھا۔ ان کا جماعت احمدیہ کے عقیدہ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ان کو ہم نے پڑھایا۔ ہر طرح سے خیال رکھا۔ اُن سے باپ کی طرح پیار کیا۔ ان کی تربیت کی۔ اُن میں سے ایک اسی قسم کا بچہ ہمارے ہاں سے انٹرمیڈیٹ کر کے فوج میں گیا پھر ڈی۔سی لگ گیا۔ پھر وہ کمشنر صاحب لگ گئے۔ داخلہ کے وقت اس کی خالہ لے کے آئی تھی۔ کہتی تھی کہ یہ بچے (دو بھائی تھے) پڑھ نہیں سکتے۔ مجھے کسی نے بتایا ہے آپ پڑھا دیں گے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے میں پڑھا دوں گا۔ مستحق تھے ذہین تھے۔ پارٹیشن کی وجہ سے لُٹ لُٹا گئے تھے۔ ماں باپ دونوں مارے گئے تھے غالباً انہی فسادوں یا اس کے قریب۔

جس حد تک کر سکے، کیا۔ یہ تو ماضی کی باتیں ہیں نا۔ اب حال کی یا ماضی قریب کی بات کرتے ہیں۔ میں نے اعلان کیا کہ جو ایم۔ ایس سی میں بہت اچھا طالب علم ہے اُسکے لئے میں وظیفے مقرر کرتا ہوں۔ غیر ممالک میں وہ جاکے

اعلیٰ تعلیم حاصل کریں

اس وقت فیسیں کم تھیں۔ ہم نے کہا ۶۰ پونڈ ہم دے دیا کریں گے کچھ تم خرچ کرو۔ اچھا وظیفہ ہے ہمارے ملک کے لحاظ سے۔ لیکن بعد میں ملکوں کے حالات بدلے۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ کتنا خرچ کرنا پڑتا ہے انگلستان میں۔ اگر میں پڑھائی کے لئے جینیئس ایک ایم ایس سی کو اور وہاں جاکے پی ایچ ڈی کرے تو اس کو سالانہ کتنا خرچ کرنا پڑے گا (تو ہم ڈاکٹر سلام صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کیا، اڑھائی تین ہزار پونڈ) اس کا مطلب ہے قریب ۷۰ - ۷۵ ہزار روپیہ سال کا ہو گیا نا! اس وقت کم تھا۔ میں نے کوشش کی کہ جو بہت ہی ذہین بچہ ہے اس کو ہم ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ ہمارا (جینئس) GENIUS احمدی نوجوان ضائع نہیں ہوگا۔ دوسرے میں نے کہا کچھ وظیفے ایسے ہوں گے جو OPEN (اوپن) ہونگے۔ اگر کوئی بچہ احمدی نہیں ہے، ہمارے بچے سے وہ آگے نکلتا ہے تو آئے۔ ہم بڑی خوشی سے اسے پڑھائیں گے۔

اب میں نے پچھلے دنوں سوچا کہ اگر کوئی غریب ہے تو وہ بی اے بھی پاس نہیں کرسکتا۔ اس کو تو میں نے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ استغفار کی۔ اور آج میں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ جماعت احمدیہ ذہین بچے کو پرائمری کے امتحان سے سنبھال لے گی۔ پانچویں جماعت کا جب امتحان دے گا (بورڈ کا) اور ذہین ہوگا اور غریب ہوگا تو اس کو جماعت سنبھال لے گی۔ لے کے پالے گی نہیں۔ سنبھال لے گی۔ اور میں نے اندازے لگوائے۔ تو اگر بورڈنگ میں رہے پرائمری پاس لڑکا۔ یعنی اپنے گھر میں وہ نہیں رہ سکتا کسی وجہ سے تو اس کا

ایک سو باون روپے

ماہانہ خرچ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ قریباً دو ہزار سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ اور دہم تک اسی طرح چلتا ہے قریباً اور کالج میں (گیارھویں بارھویں میں) قریباً دو سو پچیس روپے ماہانہ خرچ ہے۔ اور یہی تھرڈ ایر اور فورتھ ایر میں اور ایم۔ اے۔ ایم ایس سی میں تین سو ساٹھ روپے ماہانہ خرچ ہے۔ یہ ہم نے اندازہ لگایا ہے۔ کچھ باہر کی جماعتوں کو بھی خدا تعالیٰ نے تحریک کر دی میرے ذہن کی رَو کے ساتھ ہی قریباً ۲۰ - ۲۵ ہزار کے وظائف کا وعدہ کر لیا انگلستان کی جماعت نے۔

میں اس وقت جو اعلان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی طرف سے اس نئی سکیم میں سوا لاکھ روپے سال کے وظیفے دیں گے۔ یہ وہ طلبہ ہیں جو GENIUS سے ذرا نیچے ہیں۔ جو GENIUS ہے یعنی غیر معمولی طور پر ذہین بچہ، اس کا پتہ لگ جاتا ہے بعض دفعہ پرائمری میں بھی۔ خدا اگر ہمیں ایک ہزار ایسا بچہ دے گا تو جماعت آدھی روٹی کھائے اور ان کو پڑھائے۔ اور پڑھائے گی انشاء اللہ۔ یہ میں ان کی نہیں بات کر رہا جو اُن کے بعد جو قسم ہے طالب علم کی، یعنی ذہین ہے مگر غیر معمولی ذہین نہیں۔ اچھا ذہین ہے۔ غیر معمولی ذہین نہیں اور غریب ہے۔ یہ انعام نہیں ہے

یہ حق کی ادائیگی ہے

دو علیحدہ چیزیں ہیں۔ ایک ہے، انعام کے طور پر ملتا ہے وہ نوکر بڑا بھی ہے وہ بھی لیتا ہے انعام آ کے۔ ایک ہے، حق ہے اس کا۔ اس کا حق ہے کہ اسے پڑھایا جائے۔ اس کا حق اس کو دیا جائے گا۔ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے سالانہ کا وظیفہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم دیں گے۔ اس کے لئے ایک کمیٹی میں مقرر کر دوں گا جس کے صدر میں ابھی مقرر کر دیتا ہوں۔ یہ یہاں نہیں رہتے زیادہ۔ لیکن مشورے ان سے لئے جا سکتے ہیں۔ یہاں لے بیٹھنے والا نائب صدر اُن کی قائم مقامی کرے گا۔ ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی یہ عزت افزائی جماعت کرتی ہے اس وقت کہ میں ان کو اس کمیٹی کا صدر بناتا ہوں جن کے ذریعہ سے سوا لاکھ روپے کے وظائف ذہین بچوں میں تقسیم کئے جائیں گے۔ آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ میرا خیال ہے خدا چاہے تو شاید ہم اگلے سال ہی اسے بڑھا کر اڑھائی لاکھ روپیہ سالانہ کر دیں۔ اور اس کے لئے آپ سے کسی ایک پیسے کی اپیل نہیں کی جائے گی۔ اللہ میاں خود ہی انتظام کرے گا انشاء اللہ۔

تو آپ میری مدد کریں دعاؤں کے ساتھ۔ دو دعاؤں سے آپ میری مدد کریں۔ ایک یہ کہ یہ سکیم جو ہے اس کا اجراء جماعت اور قوم کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو۔ اور (۲) اس سے بھی اہم دعا یہ کریں اپنے رب سے کہ اے خدا! مرزا ناصر احمد کی یہ خواہش ہے کہ

اگلے سو سال میں

ایک ہزار انتہائی غیر معمولی ذہین سائنسدان جماعت احمدیہ کو دے۔ تو اس خواہش کو پورا کر

اور جو ہم کریں انہیں بھی قبول کر۔

میری خواہش یہ ہے کہ اگلے دس سال میں ہم تنو سائنسدان اچھے خدا سے مانگیں۔ یہ نہیں میں کہتا ہم پیدا کر دیں۔ میں کہاں سے پیدا کر سکتا ہوں، آپ نے کہاں سے پیدا کر لینے ہیں ساری دنیا مل کے ایک اچھا سائنسدان پیدا نہیں کر سکتی۔ میں یہ خواہش رکھتا ہوں کہ اگلے دس سال میں اللہ تعالیٰ ہمیں ایک سو چوٹی کا سائنسدان عطا کرے۔ اور میری یہ خواہش ہے کہ ان دس سال کے بعد اگلے سو سال میں جس کو میں غلبہ اسلام کی صدی کہتا ہوں ایک ہزار سائنسدان ہر فیلڈ کا، ایک فیلڈ کا نہیں، سائنس کے ہر میدان میں بکھرا ہوا پھیلا ہوا۔ آسمانوں کی سیر کرنے والا دماغ رکھنے والا، اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کرے۔

سائنس کا جتنا ہمیں علم ہے اس نے دو شکلیں، تھیوری اور پریکٹیکل جو اختیار کی ہیں، اس کی ایک بڑی دلچسپ تصویر بنتی ہے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (تھیوریٹیکل فزکس ان کا مضمون ہے) لیبارٹری میں کام نہیں کرتے۔ یہ تو اپنے ڈیسک پر بیٹھ کے حساب کے فارمولے بناتے ہیں اور جس بلندی تک لیبارٹری کے سائنٹسٹ نے بعد میں پہنچنا ہوتا ہے، ان رفعتوں تک ان کا دماغ اپنے کمرے میں بیٹھ کے پہنچ جاتا ہے یعنی ہر طرف اندھیرا ہے مگر

روشنی خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے

اور ایک فارمولا یہ بنا دیتے ہیں۔ جس وقت فارمولا بنتا ہے، دو قسم کے ردّعمل ہوتے ہیں۔ ایک وہ طبقہ ہے جو کہتا ہے نری بکواس، چھوڑو جی پتہ نہیں ڈاکٹر سلام کے دماغ کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ تو ہے ہی غلط۔ اور ایک حصہ سائنسدانوں کا وہ ہے جو کہتا ہے اس کا تجربہ کر کے دیکھنا چاہیئے۔ دیکھیں کیسے نکلتا ہے یہ۔

یہ جو تھیوریٹیکل فزکس ہے۔ فزکس نہیں، سائنس کہنا چاہیئے۔ کیونکہ جتنی ڈاکٹر صاحب کو اپنے مضمون تھیوریٹیکل فزکس میں دلچسپی ہے اس سے زیادہ مجھے تھیوریٹیکل سائنس میں دلچسپی ہے۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بار بار یہ بتایا ہے کہ جو میری صفات کے جلوے اس دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں، جو گندم اُگ رہی ہے، جو کانوں کے اندر چیزیں پیدا ہو رہی ہیں، یہ میری عظمت اور شان اور کبریائی اور وحدانیت کی دلیلیں ہیں۔ ان کو کھودو، ان کا علم حاصل کرو۔ پھر پتہ لگے گا تمہیں کہ میں کس عظمت اور شان کی ہستی ہوں۔

اور جو یہ کائنات ہے اس کے متعلق خدا نے کہا سات آسمان اور زمین پر مشتمل ہے جہاں تک انسان کا تعلق ہے وہ ایک زمین ہے، باقی تو کرّہ کرّہ اپنا جانے۔ سات آسمان ہوئے نا۔ قرآن کہتا ہے کہ:-

زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ ِالْكَوَاكِب

کہ ان سات آسمانوں میں سے پہلا آسمان وہ ہے کہ سارے ستارے اس کے اندر ہیں۔ دوسرا جو آسمان ہے وہاں ستارہ نہیں کوئی۔ سمجھے

زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ ِالْكَوَاكِب

ستاروں کی خوبصورتی آپ کو نظر نہیں آتی۔ بارش ہوئی ہوئی ہو اور مطلع صاف ہو بالکل، آسمان میں فضا میں گرد و غبار نہ ہو اور دس ستاروں کی جگہ کروڑوں ستارے آنکھ ہماری دیکھ رہی ہو۔ اور اس کی تصویریں بن رہی ہوں۔ اور ایک پیٹرن ہو خدا تعالیٰ کی عظمت اور شان ہمارے تصور میں آئے۔

جہاں تک ہماری نظر پہنچی وہ تو بڑا چھوٹا حصہ ہے نا۔ جہاں تک سائنسدانوں کی تحقیقات سے تعلق رکھنے والوں کی تحقیق پہنچی وہ یہ ہے کہ یہ جو سماء الدنیا ہے پہلا آسمان اس میں تو قبیلے ہیں ستاروں کے۔ اس کو یہ کہتے ہیں گلیکسی (GALAXY) اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے آسمان میں ستارے ہیں تو ستاروں کے سارے قبائل پہلے آسمان میں ہیں۔ اور قبیلے کا نام ہے گلیکسی (GALAXY) اور سائنسدان کہتا ہے کہ گلیکسی کے اعداد بے شمار ہیں، غیر محدود ہیں اُن کے علم کے لحاظ سے غیر محدود اور ہر قبیلے میں اتنے سورج ہیں کہ وہ بھی حد و شمار سے باہر۔ سمجھے۔ اور یہ سارا پہلا آسمان ہے۔

ہماری جو عقل سائنس ہے جہاں ٹیسٹ ہوتے ہیں یا ہماری دوربینیں دیکھتی ہیں اُن کا تعلق تو پہلے آسمان سے ہے۔ پنجابی کا ایک محاورہ ہے پھورنا۔ وہ پھورا بھی نہیں پوری طرح ... لیکن

خدا نے مجھے کہا

... مجھ کو کہا مخاطب کر کے کہ تم تھوڑا سا علم پہلے آسمان کا حاصل کر کے خدا کے منکر ہو جاتے ہو، اباء اور استکبار کرتے ہو۔ اعلان کر دیتے ہو کہ ہم زمین سے خدا کا نام اور آسمانوں سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔ تم تو اس کی انتہا بھی نہیں جانتے۔ اور یہ تو پہلا آسمان ہے۔ جو دوسرا، تیسرا، چوتھا، پانچواں، چھٹا اور ساتواں آسمان ہے اُس کے جو روحانی پہلو ہیں ان کے متعلق قرآن کریم میں، احادیث میں کچھ ذکر آتا ہے۔ جو اس کے مادی پہلو ہیں، اثرات۔ کیا اثر ان کے ہو رہے ہیں۔ وہ ابھی محض تھیوری ہے۔ خدا کرے ہمیں پانچ دس ایسے سائنسدان بھی مل جائیں جو ڈاکٹر سلام صاحب کی طرح اپنے ڈیسک پر بیٹھ کر دوسرے تیسرے آسمان کے متعلق تھیوریز بنایا کریں۔ فارمولے جو آج سے پچاس سال بعد یا سو سال بعد یا ڈیڑھ سو سال کے بعد انسان کی عملی تحقیق جب وہاں پہنچے تو حیران ہو کہ ڈیڑھ سو سال پہلے ایک احمدی کے دماغ کو خدا تعالیٰ نے وہاں تک پہنچا دیا تھا اور آج ہم وہاں پہنچ رہے ہیں۔

ہمارے سیکھنے کا بڑا علم ہے، پھیلا ہوا اس دنیا اور کائنات میں۔ بہرحال یہ دعاؤں کے ذکر کے ساتھ علم کا ذکر آیا۔ اور علم کے ذکر کے ساتھ اس وعدہ اور بشارت کا ذکر آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان

پہچاننے والوں کے علوم و تحقیق میں برکت ڈالی جائے گی۔ اور وہ اپنے اپنے میدان میں اس جگہ پہنچیں گے کہ دوسروں کا منہ بند کرنے والے ہوں گے۔ اس کا ایک پہلو آگیا سامنے۔ کل کو ایک دوسرا آجائے گا۔ پھر تیسرا آجائے گا۔ دروازہ کھل گیا۔ اب آگے ہی آگے چلیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر میں نے اسی سلسلہ میں اپنی دو خواہشات کا ذکر کر دیا۔ اور دعاؤں کا ذکر کر دیا۔ وہ آپ کریں۔ ہم آپ کو یاد دلاتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مادّی ضرورتیں

.... یہ آج کے لیے جو میں نے بتایا نا، فقرے تو بڑے ہیں۔ تھوڑے سے نوٹ کئے ہیں وہ بھی ۴۷ صفحوں پر تھے۔ تو دو ایک میں سے گزروں گا میں انشاء اللہ۔

اچھا اب ہم مادی ضرورتیں جو ہیں اُن کو لیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ مہنگائی بہت ہو گئی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہمارے کارکن جو ہیں وہ بڑی قربانی دے رہے ہیں۔ بعض قربانی سمجھ کے دے رہے ہیں۔ بعض تکلیف محسوس کرتے ہوئے پھنسے ہوئے ہیں۔ بعض بشاشت رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں خدا تعالیٰ ہمیں جزا دے گا۔ بعض تنگ آئے ہوئے ہیں ہم سے۔ اُن کو تو میں کہا کرتا ہوں، میرے سامنے ذرا سا بھی کوئی اشارہ کرے تو میں اُس کو مشورہ دیتا ہوں، تمہیں ہم یہاں جبراً نہیں بٹھا رہے۔ جاؤ کہیں اور اپنی روزی تلاش کرو۔ یہ ہم ملتے ہیں کہ اس مہنگائی میں تم پہ بڑی سختی ہو رہی ہے۔ پھر بھی صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید اور وقف جدید چھوٹی چھوٹی رقمیں خدّام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ کی طرف سے دی جاتی ہیں۔ گزشتہ سال

امداد کے طور پر

بڑی رقم اپنے کارکنوں میں تقسیم کی ہے (لیکن باہر والے بھی ایسے ہیں جو مستحق ہیں۔ ان کو بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ نہ کیا جاتا ہے) پندرہ لاکھ اکاون ہزار روپیہ۔ ان کے جو گزارے ہیں، ان کے علاوہ پندرہ لاکھ اکاون ہزار روپیہ تقسیم ہوا ہے۔ اس کے باوجود میں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ پھر بھی ان کی ساری ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں۔ لیکن جو جماعت کے پاس نہیں وہ دیا نہیں جا سکتا۔ اور ایک جگہ پر آ کے جو ترجیحات ہیں ان کے مدنظر اگر یہ سوال ہو کہ آپ نے مبلغ غیر ممالک میں بھیجنے ہیں یا اپنے کارکنوں کے پیٹ بھرنے ہیں تو ہم کہیں گے جو خوشی کے ساتھ بھوکے رہ کے مبلغوں کو باہر بھیجنے کے لئے تیار ہیں وہ رہیں۔ لیکن مبلغوں کو بہرحال باہر جانا چاہیئے۔ کیونکہ اصل مقصد جماعت احمدیہ کی زندگی کا یہی ہے کہ اسلام کو دنیا میں پھیلایا جائے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

۱۹۷۳ء کے جلسے میں میں نے اس کا اعلان کیا تھا اور یہ جو ہے اگلی صدی ہماری زندگی کی، جماعتی زندگی کی جو ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء سے شروع ہوتی ہے۔ لیکن ۲۳ مارچ سے یہ پروگرام شروع ہونا ہے۔ اور جلسہ سالانہ پہ آ کے اپنے عروج کو پہنچنا ہے۔ شروع میں جو منصوبے بنائے گئے تھے۔ ان میں اب حالات کے بدلنے سے کچھ تبدیلیاں بھی کرنی پڑیں گی۔ وہ میں خطبہ میں بیان کر دوں گا۔ اس وقت اس کا وقت نہیں ہے۔

یہ جو بتانے والی بات ہے کچھ تو میں نے پہلے بتا دی کہ کثرت سے

انگریزی ترجمہ قرآن کی اشاعت

کا سامان ہو گیا ہے جو امریکہ میں ترجمہ چھپا ہے (میری آواز پہنچ رہی ہے آپ کو؟) جو امریکہ میں بیس ہزار میں نے بتایا ابھی چھپا ہے اس سے بیس ہزار ترجمہ کے ملنے سے ہمیں خوشی نہیں ہوئی جتنی اس بات سے کہ ایک بہت بڑا مطبع خانہ ہے جس کے ساتھ ہمارا تعلق قائم ہو گیا۔ اور وہ اس طرح کہ پہلے تو شروع میں انہوں نے تیاری شروع کی۔ پھر یہاں خط آتا تھا کاغذ کونسا لگانا ہے۔ جلد کیسی ہوگی۔ آنے جانے میں بڑا وقت لگتا ہے۔ وہ سارا میں نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا تھا۔ آخر جب ہم نے فیصلہ کیا کہ یہ اب شائع کردو تو انہوں نے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر بیس ہزار نسخے شائع کرکے ہمارے ہاتھ میں پکڑا دیئے۔ اور یہ جو خواہش تڑپ پیدا ہوئی ہے میرے دماغ میں کہ دو سال کے اندر اندر امریکہ میں ایک ملین دس لاکھ تراجم قرآن کلیاں انگلش قرآن کی، یہ تقسیم کی جائیں اس کا ایک دروازہ کھل گیا۔ دو سال ہوئے ایک تھوک فروش نے کہا میں ایک لاکھ نسخہ قرآن کریم انگریزی ترجمہ کا لیتا ہوں۔ کتنی دیر میں دیں گے؟ ہمیں کچھ پتہ نہیں تھا، اس وقت تجربہ ہی کوئی نہیں تھا۔ میں نے کہا ابھی اس سے آگے بات نہ کرو۔ کیونکہ اس کو شاید چار سال لگ جائیں یا پانچ سال لگ جائیں۔ مذاق بن جائے گا سو دے کا۔ لیکن اگر آج کوئی تھوک فروش کہے کہ دس ملین لیتا ہوں تو دس ملین کا مطلب ہے کہ پچاس دنوں کے اندر یہ مطبع جو ہے، یہ چھاپ کے دے دے گا یا اس سے بھی جلدی۔ ایک رستہ کھل گیا نا۔

حرکت میں برکت ہے

جب انسان کوشش کرتا ہے اور اپنی کوشش میں بالکل اندھیرے میں گھس جاتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ وہاں کوئی روشنی پیدا کر دیتا ہے۔ وہ کام ہو جاتا ہے۔

عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ فرانسیسی زبان میں یہ جو دیباچہ تفسیر القرآن ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، کوئی ساڑھے تین سو صفحے کی کتاب ہے۔ بہت سارے مضامین پر مشتمل ہے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ ہو چکا ہے اور پروف ریڈنگ اب ہو رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگلے تین مہینے کے اندر اندر یہ ہو جائے گی۔ دنیا میں کئی کروڑ انسان مختلف دنیا کے علاقوں میں فرانسیسی پڑھنے والے ہیں۔ اور بڑی خواہش رکھتے تھے۔ میرے پیچھے پڑ گئے کئی فرانسیسی بولنے والے افریقن جب میں ۱۹۷۰ء میں وہاں گیا تھا کہ ہمیں جلدی قرآن کریم کا فرانسیسی ترجمہ دیں کیونکہ ہمارے پاس کوئی اچھا ترجمہ نہیں۔ وہ انشاء اللہ ہو گیا تو جیسے نصف دنیا کہتے ہیں ویسے نصف نہیں لیکن مشہور ہے کہ نصف دنیا میں انگریزی بولی جاتی ہے اور نصف میں فرانسیسی تو اتنے حصے کے لئے بھی ترجمہ ہو جائے گا۔

پھر اگرچہ روسی زبان کا ترجمہ ہو چکا ہے لیکن REVISION ہونے والا ہے (یعنی نظر ثانی) وہ چھپ جائے اور چینی زبان میں چھپ جائے (جہاں ہمارا نوجوان شاہد، جامعہ احمدیہ کا فارغ التحصیل مبلغ زبان سیکھ رہا ہے۔ اللہ نے یہ انتظام کر دیا) تو پھر دنیا کے کم از کم اسی فیصد آبادی کے ہاتھ میں ہم

قرآن کریم کی برکتیں

پہنچا سکتے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا نہ اٹھانا پھر ان کا کام ہوگا۔ اور انشاء اللہ میں آپ کے پاس آؤں گا خطبوں کے ذریعہ اس کے سلسلہ میں بھی۔

میں نے صد سالہ جوبلی کا جب اعلان کیا اس وقت جو میرے دماغ میں خیال تھا اس کے مطابق اعلان کیا۔ جب خدا تعالیٰ نے میرے فیصلہ کو ٹھکرا کے ردی کے کاغذ کی طرح پھاڑ کے پرے پھینک دیا، تو اتنی خوشی ہوتی ہے، مجھے کہ کوئی حد نہیں۔ اور میں بتاتا ہوں کیوں خوشی ہوتی ہے۔ میرا اندازہ تھا اور بڑے ڈر ڈر کے میں نے اعلان کیا کہ دو کروڑ پچاس لاکھ روپیہ اگلے پندرہ سال میں جمع کر دے جماعت تاکہ ہم آنے والی غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال کر سکیں۔ مگر جو وعدے ہوئے وہ نو کروڑ بانوے لاکھ کے یعنی قریباً دس کروڑ وعدے ہو گئے۔ میں نے کہا تھا ابھی دس سال رہتے ہیں، اس زمانہ میں کہ پندرہ سال تک اڑھائی کروڑ جمع کر دو۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جو وصولی ہو چکی ہے وہ قریباً دو کروڑ انیس لاکھ روپے کی۔ یعنی قریباً قریباً اتنی جو میں نے سارے زمانہ کے لئے اعلان کیا تھا۔

اس کا سارا کام جو ہے حساب وغیرہ رکھنا، تحریکیں کرنا، بہت کم اس کے اوپر خرچ

کر رہے ہیں۔ کوئی سیکرٹریٹ نہیں بنایا۔ صد سالہ جوبلی نے جو تیاری کرنی تھی استقبال کی اگلی صدی کی۔ اس کے کئی کام میں نے اس وقت اعلان بھی کئے تھے۔ کئی مشن وغیرہ۔ ایک تو جو ہمیں پھل ملا خدا کے فضل اور اس کی رحمت سے اس تحریک سے پہلا پھل تو سویڈن میں گوٹن برگ میں ایک

نہایت خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس

کی تعمیر اس فنڈ سے کی گئی۔ یہ ایک چوٹی پہ ہے گوٹن برگ کی اور قریباً سوائے اس کے کہ بعض حصے پہاڑوں کی اوٹ میں آئے ہوئے ہیں باقی سارے شہر سے مسجد نظر آتی ہے۔ راستہ کو (دن کو بھی) رات کی بجلیاں نظر آتی ہیں اور وہ سارا شہر اس مسجد سے نظر آتا ہے۔ پھر جب یہ ایک جگہ بن گئی۔ جہاں خطبہ ہوتا تھا۔ جہاں لوگ اکٹھے ہوتے تھے۔ جہاں لائبریری ہوتی تھی۔ جہاں لوگوں نے آنا شروع کر دیا۔ تو ایک سلسلہ بیعتوں کا شروع ہو گیا۔ اور مختلف ممالک کے لوگوں نے گوٹن برگ کے مشن ہاؤس میں آکر جو صد سالہ جوبلی کے فنڈ سے، اور اس منصوبہ کے ماتحت بنی تھی وہاں آکے، احمدیت کو قبول کرنا شروع کیا اور قربانیاں دینی شروع کیں۔

اسی منصوبہ کے ماتحت گزشتہ برس عالمی کسرِ صلیب کانفرنس لندن میں منعقد کی گئی۔ جس کے اوپر میرے لڑکے انس نے (اسی جلسہ سالانہ میں) تقریر بھی کی ہے۔ جنہوں نے سنی ہوگی ان کو پتہ لگا ہوگا کہ کس قدر وسیع اثرات کی وہ حامل ہے۔

اور اسی طرح لندن مشن میں اس منصوبہ کے خرچ پر کتاب 'TRUTH ABOUT THE CRUXIFICATION' صلیبِ مسیح کی حقیقت اور صداقت اس واقعہ میں کیا ہے چھپی۔ کانفرنس میں جو پیپر پڑھے گئے تھے وہ کتابی شکل میں شائع ہوئے۔ اور ساری دنیا میں وہ پھیلے۔ اور دوسری کتاب ESSENCE OF ISLAM حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے اقتباسات کا چار مضامین پر (جیسا کہ میں نے بتایا ہے) ترجمہ اسی فنڈ سے شائع ہوا ہے۔ اور بہت ساری رقم واپس بھی آگئی ہے۔ وہ جماعتوں نے خرید لی ہے وہاں کی۔

اسی طرح اس فنڈ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب

"اسلامی اصول کی فلاسفی"

اس کا جو پہلے ترجمہ تھا اس میں بعض نقائص تھے۔ پھر میں نے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کہا کہ آپ مہربانی فرما کے اس کا از سر نو ترجمہ کریں۔ پچھلے سال ان کو کہا تھا۔ وہ ترجمہ بھی ہو گیا۔ اور پچاس ہزار نسخے چھپ کے اور قریباً ساری پہنچ گئی ہوگی۔ بہرحال چھپ چکی ہے وہ۔ پہلے خیال تھا کہ اس کی قیمت ہوگی قریباً آٹھ روپے۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ پہلے یہ بھی ایک بات تھی کہ اس کا نام غلط لکھا گیا تھا یعنی "TEACHING OF ISLAM" اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اس کا نام رکھا ہے "THE PHILOSOPHY OF TEACHING OF ISLAM" اب اس نام کے ساتھ یہ ترجمہ آگیا ہے Revised Translation لیکن جب پچاس ہزار کا ہم نے آرڈر دیا تو جو قیمت انہوں نے بل بھیجا اس کے لحاظ سے وہ 23 PENNY (نئی اطلاع کے مطابق 21 P. خرچ آیا ہے) جس کا مطلب یہ ہے کہ قریباً پانچ روپے کی وہ کتاب پڑی۔ اور ان لوگوں کے لئے تو جہاں وہ زیادہ تر تقسیم ہوتی ہے بہت ہی سستی ہے بلکہ بعض لوگ شاید کہیں کہ ضرورت سے زیادہ سستی ہے۔

پھر ایک اور خوشی کی بات ہے۔ ہمیں ایک نیا پھل بہت ہی میٹھا یہ ملا کہ تین ملک ہیں یورپ کے

ڈنمارک، سویڈن اور ناروے

ڈنمارک میں مسجد پہلے بن گئی۔ ۱۹۶۷ء میں میں نے اس کا افتتاح کیا۔ سویڈن میں گوٹن برگ میں مسجد مشن ہاؤس بنا۔ ۱۹۷۵ء میں میں نے سنگِ بنیاد رکھا اور ۱۹۷۶ء میں میں نے جا کے اس کا افتتاح کیا اور اب پچھلے ہفتے

ایک بہت بڑی عمارت

چار کنال ناروے کے شہر اوسلو کے وسط میں بہت عمدہ علاقے میں تین منزلہ عمارت ہے۔ (اور انہوں نے لکھا ہے کہ ہماری جماعت کی ضرورتیں پوری کر کے دو خاندانوں کے رہنے کی گنجائش یعنی دو کوارٹر بھی نکل آئیں گے۔) وہ خریدی گئی، ۱۵ لاکھ کرونے (یہ ان کا سکہ ہے)

میں - یہ بہت اچھی جگہ ہے - عین اس کے سامنے وہاں کے بادشاہ کا ایک پارک ہے بادشاہ کے نام پہ موسوم - اس کے دوسری طرف بادشاہ کا محل بھی ہے - لیکن بہرحال سامنے کھلا پارک ہے - اس کے سامنے سڑک ہے - سڑک کے اس طرف وہ بڑا اچھا بنا ہوا مکان - بڑی موٹی موٹی پتھر کی دیواریں - سروے وغیرہ کروا کے انجینئر سے ٹیسٹ کروا کے وہ خریدا گیا - یہ نئی جگہ مل گئی -

سپین میں یہاں بڑی مشکل پیدا ہو رہی تھی - میں سات سال سے کوشش کر رہا تھا اور بڑی دعائیں کر رہا تھا، آپ کو بھی شاید کئی دفعہ کہا - اب اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا کہ قرطبہ سنٹر کے سپین کے دورے پر جس نے مجھ پر یہ اثر چھوڑا تھا کہ اچھے لوگ ہیں - ملنسار ہیں - مسلمانوں سے تعصب نہیں رکھتے - ہمیں دیکھ کے آجاتے تھے - بڑے پیار سے باتیں کرتے تھے - وہاں سے قریباً چوبیس میل پر ایک چھوٹے سے گاؤں میں ساڑھے آٹھ ہزار پاؤنڈ پر وہ زمین مل گئی ہے - اچھی خاصی بڑی - اس طرح ہے، تھوڑا سا ایک ٹیلا سا بھی ہے بڑی سڑک سے ایک چھوٹی سڑک نکلتی ہے - وہاں سے ایک فرلانگ کے اوپر سڑک تک یہ زمین ملتی ہے - پانی ساتھ ہے - بجلی کا کھمبا ساتھ جا رہا ہے بہت اچھی جگہ ہے اور

سب سے زیادہ اہم خوشخبری کی بات

یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں نے ہمیں اجازت دے دی ہے کہ بڑی خوشی سے ہمارا مشن ہاؤس اور مسجد کو تعمیر کریں - یہ بڑا متعصب ملک رہا ہے - اب تو اللہ تعالیٰ نے وہاں یہ تبدیلی پیدا کی - عظیم انقلاب میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اس ملک میں پیدا کیا ہے کہ وہ سہولت ہو گئی -

باقی رہ گئی ہمارے پروگرام کے مطابق اور آپ کی اور میری خواہشوں کے مطابق ایک فرانس میں زمین ملنی چاہیئے - ایک اٹلی میں - فرانس کی زمین کے لئے میں نے ایک شخص کو جو جنیوا میں رہتے ہیں مقرر کیا تھا - انہوں نے تین چار ٹکڑے دیکھ لئے ہیں - اور مجھے امید ہے کہ اگلے تین چار مہینوں کے اندر اسی طرح آٹھ دس ہزار پاؤنڈ جو بہت سستی قیمت ہے - آٹھ دس ہزار پاؤنڈ کوئی قیمت نہیں ہے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے لئے - زمین خرید لی جائے گی -

اٹلی میں بھی زمین خریدی جا سکتی ہے - ویسے تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے ہمیں کسی کے محتاج نہیں - انہوں نے کوئی عنایت نہیں - اپنی ذات کے بھی محتاج نہیں ہیں ہم - مولیٰ بس - ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ٹریسٹے میں رہتے ہیں - یہ علاقہ ہے جس کے قریب آسٹریا کی سرحدیں بھی ہیں اور یوگوسلاویہ کی سرحدیں ملتی ہیں - اور وہاں سے زیادہ دور ہنگری بھی نہیں اور اس علاقہ میں اگر ہمارا مشن ہو تو کئی ملکوں میں جو پرانے احمدی ہیں ان سے رابطے کی تجدید ہو سکتی ہے - اور وہاں بھی اسی طرح ایک چھوٹے سے گاؤں میں کوئی چار کنال یا آٹھ کنال کا ٹکڑا آٹھ دس ہزار کا مجھے چاہیئے - محل نہیں بنانے ہم نے آج - محل بنانے والے بناتے رہے، گئے - آج تو ہم اس بات میں خوش ہیں کہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت

کی اتباع کرتے ہوئے ایسی مسجد بنائیں جس کی چھت کھجور کے پتوں اور ٹہنیوں کی ہو اور اگر اللہ کہے کہ ہم نماز پڑھیں اور بارش ہو جائے تو ہمارے ناک کو مٹی لگے اور بڑی خوشی اور بشاشت کے ساتھ ہم اپنے ہاتھ اور اپنے کپڑوں سے اس مٹی کو پونچھیں اور کہیں کہ وہ نشان جو اس وقت اسلام نے دیکھا تھا آج اسی کے اسوہ کے مطابق ہم نے بھی دیکھ لیا -

سپین میں بھی دیر اس واسطے ہوئی - کرم الٰہی صاحب ظفر یہاں آئے ہوئے ہیں - ان کو میں نے بڑا سمجھایا شروع خلافت سے ہی کہ میڈرڈ گندی جگہ، بداخلاق جگہ، وہاں لوگ آتے ہیں، لاکھوں کی تعداد میں غیر ملکی ایک وقت میں ہوتا ہے - عیش کرنے آتے ہیں وہاں، آپ کی بات سننے کا تو وقت ہی نہیں ان کے پاس، توجہ ہی نہیں کریں گے - چھوڑیں میڈرڈ کو - دارالخلافہ ہے ان کا - باہر نکلیں - جب سے یہ گئے ہیں - بڑی ہمت سے گئے - اپنا کام کیا اور انہوں نے تبلیغ کی - اللہ تعالیٰ انہیں جزاء دے - بڑے پیارے ہیں لیکن کچھ میڈرڈ کا پیار اتنا شدت اختیار کر گیا تھا کہ ہماری زمین خریدنے میں

دس بارہ سال کی تاخیر

ہو گئی - اب [illegible] اور ایک [illegible] قرطبہ کے قریب - انہوں نے وہاں بڑی اچھی جگہ تلاش کی (کام انہوں نے [illegible]) بہرحال وہاں زمین مل گئی - دعا کریں

دو جگہیں فرانس اور اٹلی میں مل جائیں تا یورپ کے مشنوں کے منصوبوں اور ان کے بنانے سے ہمارے ذہن فارغ ہو کے پھر اور آگے جائیں - ہمارے دماغ نے تو فارغ نہیں رہنا - اس وقت تک میرا اور آپ کا دماغ کام کرتا رہے گا - جب تک دنیا کا ایک آدمی ایسا ہے جس نے خدا کی معرفت حاصل نہیں کی - اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو پہچانا نہیں - لیکن جب ایک کام سے فارغ ہوں گے تو اگلے کام کی طرف توجہ دیں گے نا - محدود دماغ ہیں ہمارے - اللہ تعالیٰ کی قدرتیں غیر محدود ہیں - اپنی قدرتوں سے جو وہ کر دے، کرے گا بھی انشاء اللہ - ہم پہ کیا اس نے بھروسہ کرنا ہے، آپ ہی کرتا ہے سب کچھ -

ہاں سرینگر جو ہے وہ بڑی مشہور جگہ ہے کشمیر میں ہے - آپ میں سے اکثر جانتے ہیں - اگر آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ سرینگر میں ایک محلہ ہے اس کا نام ہے خانیار - خانیار محلہ ہے وہاں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کر کے دنیا میں یہ اعلان کیا کہ خانیار محلہ میں جو ایک قبر ہے یوز آسف نبی کی وہ

حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر

ہے - وہاں کا عقیدہ ہے پرانی لیکن ٹھیک ٹھکانا نہیں تھا - اب جو یہ تحریک زوروں پر چلی تا کہ مسیح فوت ہو گئے، خدا کے رسول تھے علیہ السلام - اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے - دوسرے انبیاء کے ساتھ ان کو ہر روز نئی سے نئی جنتوں تک پہنچائے - ہماری دعائیں ہیں ان کے ساتھ - بڑا احترام اور پیار ہے ان کا - انہوں نے بڑی خدمت اسلام کی بھی کی ہے اپنے وقت میں بنی اسرائیل کے اندر علیحدہ مضمون ہے وہ - لیکن بہرحال ایک انسان تھے - اور وہ فوت ہو گئے - اور وہ دفنائے گئے کسی جگہ - جس طرح ہر انسان کو دفنا دیتا ہے ایک دوسرا انسان مسلمان - تو اب جب یہ تحریک ہوئی ساری دنیا میں شور مچا، آخر سیاح بھی وہاں جانے لگ گئے - اور ہمارے احمدی بھی بہت سارے جو آتے ہیں یہاں جلسہ پر بھی، ان کی بھی خواہش ہوتی ہے کہ وہاں جائیں دیکھیں - تو وہاں مشن ہاؤس بن گیا ہے صد سالہ جوبلی کی کافی رقم لگ گئی - ایک اچھی بڑی تعمیر ہو گئی ہے وہاں - مسجد بھی بڑی ہو گئی - مشن ہاؤس بھی بڑا ہو گیا -

تحریک جدید

غانا :- غانا میں قرآن کریم انگریزی ترجمہ کی دس ہزار کاپیاں خود غانا کے ملک میں شائع ہو گئیں - اور وہ ملک بہت خوش ہے - وہاں ایک گرلز ٹریننگ سنٹر کا اجراء ہوا ہے -

وہاں ایک اور خوشی کی بات ہوئی - میں نے کئی دفعہ اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ جہاں ممکن ہو وہاں ہم بڑی عید اس روز کریں جس دن مکہ مکرمہ میں عیدالاضحیہ کی جاتی ہے - تو وہاں عبدالوہاب بن آدم آئے ہوئے ہیں جلسہ میں شریک ہونے کے لئے - انہوں نے بھی میری بات سنی ہوئی تھی - اس دفعہ انہوں نے پوری تحقیق کر کے ایسا انتظام کر دیا کہ عیدالاضحیہ غانا کے ملک میں جماعت احمدیہ نے اس روز کی جس دن خانہ کعبہ میں سعودی عرب میں عید ہو رہی تھی - اور اس کا بڑا چرچا ہوا اخباروں میں - کیونکہ ایک نئی چیز تھی نا - ایک نئی حرکت پرانی برکت کی طرف منہ کر کے شروع ہو گئی - خانہ کعبہ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ ہے - اس سے جماعت احمدیہ کا بھی ساتھ ہی چرچا ہوا - اور بڑی خوشی کی اور برکت کی لہر وہاں دوڑی -

سیرالیون

ایک نئی مسجد وہاں تعمیر ہو گئی - لوگ خدا تعالیٰ کی برکتوں کو دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں - صرف احمدی نہیں بلکہ دوسرے بھی - اس ملک والے ہی نہیں باہر سے آنے والے بھی - کوریا کے سفیر فری ٹاؤن میں ہیں - وہ احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول کی ایک تقریب میں شامل ہوئے - انہیں قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا - بہت خوش ہوئے - کہنے لگے کوریا میں تو نہیں - ان کا یہ فقرہ بہت مزیدار ہے - وہ سفیر جو کوریا کے تھے ان کو قرآن کریم کا جب تحفہ دیا گیا تو ان کے منہ سے یہ فقرہ نکلا کہ کوریا میں تو صرف بائیبل ہی ملتی ہے - مگر اب قرآن کریم پا کر بہت خوش ہوئے -

نائیجیریا مشن

انارو کے مقام پر احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج کا اجراء کیا گیا - اب وہاں ضرورت بہت بڑھ گئی ہے - اور یہاں سے اتنے آدمی ہم جامعہ احمدیہ سے بھجوا نہیں سکتے - اس میں بہت ساری روکیں ہیں - کچھ ہماری ہیں - ہمارے پاس اتنا پیسہ بھی نہیں جو خرچ کریں - اس واسطے ایک غانا میں ٹریننگ کالج ہے اور وہاں مختلف ملکوں کے احمدی آجاتے تھے - پھر اب اُن کے آپس میں بھی فارن ایکسچینج کی مشکلیں ہیں - تو اب دوسرا ٹریننگ کالج نائیجیریا میں کھل گیا ہے -

ایک نئے سیکنڈری سکول کا اجراء ہوا ہے - ایک نئے ہسپتال کے لئے کی اجازت مِل گئی ہے - انشاء اللہ بن جائے گا - دو نئی مساجد کا افتتاح ہوا ہے - دارالخلافہ لیگوس کا مشن ہاؤس کام کی وسعت کے نتیجہ میں تنگ ہو گیا تھا - وہ مَیں نے بھی دیکھا ہوا ہے - بڑا تنگ ہے - اس کے لئے شہر سے باہر زمین لے لی ہے - اور وہاں نیا مشن ہاؤس تعمیر ہو رہا ہے -

نائیجیریا کے ساتھ لگتا ہے ایک اور مُلک، آزاد مُلک - بینن اس کا نام ہے - ری پبلک ہے - وہاں ہمارا کوئی مبلغ نہیں - وہی لوگ جب اِدھر آتے ہیں نائیجیریا تو اُن کا ملاپ ہوتا ہے ہمارے مشن سے - وہ ہماری باتیں سُنتے ہیں - کتابیں پڑھتے ہیں، لے جاتے ہیں - گھر جاتے ہیں - اپنے علماء سے باتیں کرتے ہیں - اُن کو بتاتے ہیں مسئلے مسائل کہ یہ ایک جماعت ہے جو یہ باتیں پیش کر رہی ہے - اس طرح ان کو تبلیغ ہوتی ہے - وہاں اللہ تعالےٰ نے یہ فضل کیا ہے کہ بغیر کسی مبلغ اور مشن کے

ایک مخلص اور فعّال جماعت

اللہ تعالےٰ نے ہمیں دے دی - اس سال بینن کے جلسہ سالانہ پر سینکڑوں افراد جمع ہوئے - چھوٹی جماعت ہے - نئی نئی بنی ہے - اور مشن ہاؤس کی تعمیر انہوں نے شروع کر دی ہے جس کے اخراجات وہ خود ہی اکٹھا کر رہے ہیں -

نائیجیریا کا ایک اہم اخبار ہے، اُس میں ایک اہم PERSONALITY ایک معروف ہستی ہیں وہاں کی، الحاج ابو بکر - انہوں نے ایک مضمون شائع کیا ہے، احمدیت پر - اور اس میں لکھتے ہیں کہ :-

IF TODAY I COULD STAND BEFORE ANY CHRISTIAN AND AM ABLE TO DISCUSS ABOUT RELIGION WITH CONFIDENCE, IT WAS TO THE AHMADIYYA LITERATURE AND BOOKS AT MY DISPOSAL.

کہ اگر آج مَیں اس قابل ہوا ہوں کہ مجلسوں میں بیٹھتے ہوئے عیسائیوں کے ساتھ بات کر سکوں - خود اعتمادی کے ساتھ مذہبی گفتگو کر سکوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ مَیں نے جماعت احمدیہ کا لٹریچر رکھا ہوا ہے - اور بہت سی کتابیں ہیں میرے پاس جن کو مَیں نے پڑھا ہے - اور اس وجہ سے مَیں عیسائی پادریوں سے ساتھ بات کرنے کے قابل ہو گیا ہوں -

گیمبیا

ایک اور ویسٹ افریقن مُلک وہاں کے وزیر برائے اکنامک اینڈ پلاننگ نے احمدیہ سکول کا معائنہ کیا اور انہوں نے فرمایا، ہمارے مُلک میں احمدیہ سیکنڈری سکول واحد سکول ہے جو اکنامک کا مضمون بھی پڑھاتا ہے - یعنی ہمارے مُلک میں ہمارا سکول جو ہے جماعت کا، وہ ایک ایسا سکول ہے جس میں اقتصادیات کا مضمون پڑھایا جاتا ہے - اور ہمیں فخر ہے کہ ہم اس کے فارغ التحصیل طلباء کو اپنے دفاتر میں بڑی خوشی سے جگہ پیش کرتے ہیں - اس واسطے کہ علمی لحاظ سے وہ اچھے ذہین طالب علم ہیں - اور اخلاق کے لحاظ سے وہ دیانت دار ہیں -

سکول کے پاکستانی پرنسپل کو (یعنی جو ملک میں ہمارا پاکستانی پرنسپل ہے اور وہ مجھے بھی عجیب لگا کہ انہوں نے بجائے اس کے کہ کسی گیمبین کو اس کام کے لئے منتخب کیا ہوتا، انہوں نے ہمارے پاکستانی پرنسپل کو، ہمارے سکول کا پرنسپل جو پاکستانی ہے اُسے) ویسٹ افریقن اکزامینیشن کونسل کی نیشنل کمیٹی کا رکن منتخب کر لیا - وہ دوسرے ملکوں میں دوروں پر بھی

جاتے ہیں -

سالانہ جلسہ کی صدارت مُلک کے وائس پریذیڈنٹ صاحب نے کی - بعض جلسوں میں اُن کے پریذیڈنٹ صاحب بھی آجاتے ہیں -

گیمبیا میں امسال "الاسلام" کے نام سے رسالہ جاری کیا گیا ہے - یہی حال پوری طرح تندہی کے ساتھ، پوری ہمت کے ساتھ، پورے جذبہ کے ساتھ ان ممالک میں جنہیں ایک وقت میں عیسائیت نے اسلام کی گود سے یا پیگنزم سے، بدمذہبی سے چھینا - اب ہم واپس اُن کو اسلام کی طرف لا رہے ہیں - اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے مبلغوں کو یہ توفیق دی ہے وَلَا فَخْرَ، ہمارے لئے فخر کی کوئی بات نہیں - خدا ہی ہے جو منصوبے بناتا اور ہمیں کامیابیاں عطا کرتا ہے -

مشرقی افریقہ

مشرقی افریقہ میں کینیا میں سکول کے اجراء کے لئے کوشش کی جا رہی ہے - اور ایک زمین کا ٹکڑا خرید لیا ہے - کینیا کے ڈسٹرکٹ راوا ونڈا (نام ٹھیک نہیں پڑھا گیا) میں خدا کے فضل سے ایک جماعت قائم ہو چکی ہے -

تنزانیہ میں ایک نئے مشن کا قیام عمل میں آچکا ہے - ایک مقامی مبلغ علیمی احمدی وہاں متعین کئے گئے ہیں - اب وہاں تنزانیہ میں مشنوں کی تعداد دس ہو گئی ہے - تین نئی مساجد اس سال تعمیر ہوئی ہیں - اس ایک سال کے اندر تین نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں - اور ایک مشن ہاؤس کی تعمیر ہو رہی ہے - تنزانیہ کی جماعت کا جلسہ سالانہ کامیاب رہا - پانچ ہزار کی نفری اس میں شامل ہوئی - جو لٹریچر شائع ہوا :- نماز سواحیلی زبان میں پانچ ہزار - اسلام کے اسباق، سواحیلی زبان میں پانچ ہزار - کشتی نوح سواحیلی ایڈیشن دوسرا ایڈیشن دو ہزار - اور ایک اور کتاب تیار ہو رہی ہے -

یہ سارے مشن غیر ممالک میں، افریقہ میں، یورپ میں، امریکہ میں، جزائر میں، انڈونیشیا میں، سب جگہ یہ مشن جو ہیں وہ پوری تندہی سے یہ کام کر رہے ہیں۔

جاپان

جاپان میں بھی مشن بڑا ACTIVE ہو گیا ہے - اور وہاں انہوں نے رسالے شائع کرنے شروع کر دیئے ہیں جلسے کرتے ہیں - اخباروں میں خطوط لکھتے ہیں - اتنی اُن کی عزت ہے کہ اخبار ان کے خطوط کو شائع کرتے ہیں اور جب عیسائی یا دوسرا کوئی مذہب والا اُن سے تنگ آجاتا ہے تو پھر وہ اخبار کو کہتا ہے کہ اب یہ سلسلہ بند کر دو -

"اسلام کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ" اس کا ترجمہ ہو چکا ہے جاپانی میں - یہ میرا ایک چھوٹا سا مضمون ہے - انگریزی میں بھی وہ شائع کر رہے ہیں -

فجی آئی لینڈ

فجی میں جو آئی لینڈ ہیں وہاں کی مقامی آبادی میں احمدیت اثر و رسوخ قائم کر رہی ہے - اور بہت سے مقامی لوگ جو ہیں، وہ احمدی ہو چکے ہیں -

کینیڈا

کینیڈا میں دو جگہ ہمارے مبلغ والے مشن قائم ہو چکے ہیں - ویسے بہت سارے مشن ہیں -

امریکہ

امریکہ کے مغربی ساحل سان فرانسسکو میں مشن کی ایک نئی برانچ کھول دی گئی ہے - اور ہمارے یہاں کے پڑھے ہوئے ایک مبلغ وہاں کام کر رہے ہیں -

آسٹریلیا

آسٹریلیا میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے -

مغربی جرمنی

جرمنی میں فرینکفرٹ کے مقام پر اسلامی موضوعات پر ایک کانفرنس منعقد کی گئی ۔ اسی طرح سوئٹزرلینڈ میں ۔ جو بہت کامیاب ہوئی ۔

وقفِ جدید

اسی طرح وقف جدید بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہی ہے ۔ مگر وقف جدید چونکہ اچھا کام کر رہی ہے اس لیے جماعتیں کہتی ہیں وقفِ جدید کے معلّم ہمیں بھیجو ۔ لیکن ساتھ ہی جماعت یہ بھی کہتی ہے کہ ہم آپ کو وقفِ جدید کے معلّم بنانے کے لئے اپنے بچے نہیں دیں گے ۔ تو یہ دو متضاد باتیں ایک وقت میں کیسے ہوں گی ۔ اگر آپ بچے نہیں دیں گے تو آپ کی یہ خواہش کیسے پوری ہوگی کہ آپ کی ضرورت کے مطابق آپ کی مطلوبہ تعداد کے مطابق آپ کو مبلّغ اور معلّم مل جائیں ۔ اس واسطے ہر گاؤں مانگتا ہے ہم سے معلّم وقفِ جدید ۔ لیکن ہر گاؤں ہمیں معلّم وقفِ جدید بننے کے لئے اپنا ایک بچہ دے ۔ تبھی جا کے گا نا ۔ آسمان سے فرشتوں کو میں پکڑ کے نہیں لا سکتا ۔

یہ اپنا لٹریچر بھی شائع کرتے ہیں ۔ ان کے ذریعہ جو مقامی زبانیں ہیں یا مثلاً پشتو میں بھی کچھ رسالے شائع ہوئے ہیں ۔ اسی طرح اور بعض سندھی وغیرہ میں بھی ۔ یہ بھی کام لیتے ہیں ہم ان سے ۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ " خدا کے فضل سے ہماری وہ قربانی اللہ کے حضور قبول ہوگئی ۔ اور اس کا ہمیں اس سے پتہ لگتا ہے کہ جو ریزرو فنڈ ١٩٧٠ء میں اکاون لاکھ کی اپیل پر اور ترپن لاکھ چھہتر ہزار کی عملاً وصولی پر قائم ہوا تھا ۔ اس میں خدا نے برکت ڈالی ۔ دوست بڑی ہمت کرتے ہیں ۔ جو اپیل ہے اس سے زیادہ چندہ آجاتا ہے ۔

یہ سرمایہ تھا ۔ اس کے متعلق بہت سی باتیں میں پہلے بتا چکا ہوں ۔ دہرانے کی ضرورت نہیں ۔ ترپن لاکھ کا سرمایہ تھا جو وہاں لگایا گیا ۔ اور ترپن لاکھ کا سرمایہ جو آپ نے دیا ۔ قربانی دی خدا کے حضور ، خدا نے اسے قبول کیا ۔ اور اس میں برکت ڈالی ۔ اتنی برکت ڈالی کہ اس ترپن لاکھ میں سے آپ کئی کروڑ روپیہ پہلے خرچ کر چکے ہیں ۔ یہ آپ جمع تفریق کر کے نکال لیں ۔ ترپن لاکھ میں سے تین کروڑ روپیہ ہم خرچ کر چکے ہیں ۔ اور اس سال گزشتہ میں ، اس ایک سال میں ترپن لاکھ جو تھا اس میں سے کئی کروڑ خرچ ہونے کے بعد ایک کروڑ اُنتالیس لاکھ چوالیس ہزار ہمارے پاس تھا ۔ اور اس میں سے ایک کروڑ سات لاکھ [illegible] ہزار روپیہ خرچ ہوگیا ۔ اور باقی چھہتر لاکھ روپیہ بچ گیا ۔ یہ ترپن [illegible] ترپن لاکھ میرا تو حساب کی رو سے ایسا نہیں بنتا ۔

خدا تعالیٰ کی برکت اور رحمت

[illegible] ترپن لاکھ جو آپ نے قربانی پیش کی خدا کے حضور اس میں خدا تعالیٰ نے اتنی برکت ڈالی ۔ پھر جو ترپن لاکھ جمع برکت تھی اس نے یہ شکل بنائی کہ کئی کروڑ روپیہ خرچ ہوگیا اور پھر بھی بچ رہا ۔ اور سال رواں جو اب ختم ہو رہا ہے اس میں ایک کروڑ اُنتالیس لاکھ چوالیس ہزار (یہ آپ سمجھ رہے ہوں گے [illegible]) یہ رقم تھی بڑی ہوئی ۔ اس سال خرچ ہوا ایک کروڑ سات لاکھ چوبیس ہزار روپیہ اور پھر ترپن لاکھ میں سے چھہتر لاکھ روپیہ [illegible] ایک کروڑ [illegible] لاکھ کی عمارت وغیرہ ہیں ۔ [illegible] ترپن لاکھ میں سے ساڑھے کروڑ خرچ کرنے کے بعد دو کروڑ [illegible] لاکھ [illegible] ہزار روپیہ سرمایہ کی صورت میں ، نقدی کی صورت میں یا سرمایہ [illegible] ہمارا ۔ یہ ہے اللہ کی برکت !

[illegible] کہا آپ کے پاس ترپن لاکھ روپیہ ہے ۔ تجارت [illegible] منصوبہ چلا ہیں ۔ میں نے ان سے پوچھا [illegible] زیادہ کیا امید رکھتے ہیں ، کتنی آمد ہو سکتی ہے ؟ انہوں نے [illegible] اگر بہت [illegible] ١٢ - ١٤ فیصد نفع ہو جائے گا ۔ میں نے انہیں [illegible] میں تجارت کیا چاہتا ہوں وہ تو کہتا ہے میں بغیر حساب کے دیتا ہوں ۔ مجھے اس سے تجارت کرنے دیں ۔ دیکھا آپ نے بغیر حساب کے کس طرح مل گیا ، جو مجھے بھی حساب یاد نہیں رہ رہا ۔

مجلس نصرت جہاں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے ان ممالک میں مغربی افریقہ کے ، جن کے لئے یہ منصوبہ تھا سترہ ہسپتال کھولے ۔ اور بہت سے سکول ۔ نصرت جہاں کے ہسپتالوں میں اب تک اکیس لاکھ دو ہزار سات سو سے زیادہ مریضوں کا علاج کیا گیا ۔ اللہ نے بڑی توفیق دی ان کی خدمت کرنے کی ۔ جن میں سے ایک لاکھ تہتر ہزار آٹھ سو مریضوں کا علاج مفت کیا گیا ۔ کوئی ان سے پیسہ نہیں لیا گیا ۔

وقفِ عارضی

یہ تو دو ہفتے آپ نے دینے ہیں ۔ کبھی سستی کر جاتے ہیں ۔ کبھی میں کہتا ہوں پھر تیز ہو جاتے ہیں ۔ اب میں پھر کہتا ہوں پھر سے تیز ہو جائیں ۔ (انشاء اللہ) دو ہفتے کے لئے وقفِ عارضی کریں ۔ بڑی برکتیں ہیں ۔ مجھے تو سب نے نہیں لکھا ۔ جنہوں نے لکھا ہے ، انہوں نے کہا ہے ہم نے اپنی تھوڑی سی کوشش کا پھل برکتوں کی شکل میں وصول کیا ۔

فضلِ عمر درس القرآن

یہ اچھی خاصی چل رہی ہے ۔ اتنی نہیں جتنی ہونی چاہیئے ۔ مگر کوئی ڈیڑھ ہزار کے قریب لڑکے اور لڑکیاں اس میں آجاتے ہیں ۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

فضلِ عمر فاؤنڈیشن بھی اپنا کام کر رہی ہے ۔ ان کا سرمایہ تھوڑا تھا ۔ صرف ٣٥ لاکھ تھا ۔ انہوں نے ہمت کر کے ایک بہت بڑا ہمیں بنا دیا گیسٹ ہاؤس جس میں ہمارے غیر ملکی مہمان ٹھہرتے ہیں ۔ کوئی ضرورت سے زیادہ خرچ کر دیا شروع ہیں ۔ تھوڑی سی ان کو تنگی پیدا ہوئی ۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے چند ایک کا منادی بن کے میں یہاں کھڑا ہوا اور میں نے بتایا اور آپ نے دیکھا ، دنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش ، موسلا دھار بارش سے بھی زیادہ ہو رہی ہے ۔ ہمارے منہ میں وہ زبان نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر سکیں جو اس کا حق ہے ۔ اور ہمارے جو بولنے کے الفاظ ہیں جن کو زبان کہتے ہیں (ہماری زبانیں مختلف ، اردو زبان ، انگریزی زبان ، اس معنی میں زبان جو ہے) اس میں وہ الفاظ نہیں جو خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال ، وحدانیت ، اس کی قدرت ، اس کی محبت ، اس کی رحمانیت ، اس کی رحیمیت جو ہے اس کے جلووں کو اپنے احاطہ میں لا سکیں ۔ خدا کی باتیں خدا ہی سمجھ سکتا ہے ۔ اور بدبخت ہے وہ انسان جو خدا سے اس کے پیار کو پاتا اور خدا کے ساتھ بے وفائی کرتا ہے ۔ اسی واسطے میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ اگر میں ایک فقرہ میں نصیحت کرنا چاہوں اور ہمیشہ وہ کرتا چلا جاؤں تو وہ فقرہ یہ ہوگا ، یاد رکھو ! اتنے پیار کرنے والے

ربِّ کریم سے کبھی بے وفائی نہ کرنا

کوئی ہمیں تکلیف نہیں پہنچائی اس نے کبھی ۔ اگر کہیں اور سے تکلیف پہنچی تو جتنی تکلیف پہنچی اس سے ہزار گنا ، لاکھ گنا ، کروڑ گنا ، بے شمار گنا زیادہ ہمارے سکون کے اطمینان کے ، آرام کے سامان پیدا کر دیئے ۔

ایک شخص کو اس کی غلطی تھی یا نہیں ، بہرحال وہ سمجھا مجھے بلاوجہ نکالا گیا نوکری سے ، بڑا گھبرایا ہوا آیا ۔ میں نے کہا ، دیکھو ! ہم تو ایک خدا پر ایمان لاتے ہیں ۔ جتنے تمہیں اس وقت پیسے مل رہے ہیں ماہانہ اس سے سات گنا زیادہ خدا تمہیں دے گا ۔ میرے منہ سے نکل گیا ۔ میری عزت خدا نے رکھ لی ۔ میں تو خدا کے سامنے سر نہیں اٹھا سکتا ۔ اتنا پیار کرتا ہے ۔ ابھی مہینہ ، ڈیڑھ مہینہ ہوا اس کا خط آیا ۔ میں تو بھول گیا ۔ مجھ سے تو ملتے ہیں ہزاروں آدمی ۔ ان سے میں باتیں کرتا ہوں ۔ پھر وہی مجھے یاد کراتے ہیں ، اس نے خط میں لکھا کہ جب میں پریشانی کی حالت میں آپ سے ملا تو آپ نے مجھے نصیحت کی تھی کہ دیکھو ! رزاق خدا ہے ۔ انسان نہیں ۔ اور جس تنخواہ کو تم چھوڑ رہے ہو ، اس سے سات گنا

زیادہ تنخواہ تمہیں تنخواہ دے سکتا ہے یا دے گا۔ کوئی اس قسم کا فقرہ بولا۔ اور آج میں اس لئے لکھ رہا ہوں کہ میں بالکل سارت گُنا زیادہ تنخواہ آج لے رہا ہوں۔ اور آپ کی بات خدا نے پوری کر دی۔

یہ خُدا ہے جس کے دامن کو ہم نے پکڑا۔ جس سے ہمارا واسطہ ہے۔ اُسے چھوڑ کر تو ہم نے کہیں نہیں جانا۔ اور یہ در ایسا ہے یہاں دُھونی رما کے بیٹھے رہو۔

کسی سے دُشمنی نہ کرو

کسی کی بدخواہی نہ چاہو۔ کسی کا غصّہ تمہارے دِلوں میں جگہ نہ پائے۔ کسی کے خلاف ایک لفظ بھی تمہاری زبانوں سے نہ نکلے۔ دُعائیں کرو اپنے لئے، اُن لوگوں کے لئے بھی جو غلطی سے خود کو تمہارا دُشمن سمجھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے اُس کی خیر چاہو۔ اُس کی رحمتوں کی تجلّیات اپنی زندگی میں اُس سے مانگو۔ وہ تمہیں اتنا دے گا، اتنا دے گا کہ تمہاری نسلوں سے بھی وہ چیزیں نہیں سنبھالی جائیں گی۔

اللہ تعالےٰ فضل کرے۔ اور ہمیں صحیح معنیٰ میں اور حقیقی رنگ میں مُسلم بنائے۔ خادم اسلام بنائے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام بنائے۔ اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا نُور ہمارے سینوں میں ہمیشہ چمکتا رہے۔ دُنیا کی ظلمات کو دُور کرنے کی ہمیں طاقت عطا کرے۔ اور اس میں ہمیں کامیابی عطا کرے۔ آمین۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ؁

(منقول از اخبار الفضل ربوہ مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ فروری ۱۹۸۰ء)

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کے بیٹے عزیز وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ بعارضہ نمونیہ عرصہ تقریباً دس روز سے فراش ہیں۔ عزیز کی کامل صحت و شفایابی کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:- عبدالشکور فاروقی۔ جے پور۔

(۲) محترمہ عائشہ بی صاحبہ بیوہ مکرم عبدالغنی صاحب خانہ پوری مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ بلگام ہائی بلڈ پریشر کے باعث کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ موصوفہ مبلغ دس روپے مد اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے جملہ بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں اپنی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خاکسار: سراج الدین حمید بلگام۔

(۳) خاکسار کے والد مکرم جمال الدین صاحب ساکن رمتال (راجوری) کافی عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد اب قدرے افاقہ محسوس کر رہے ہیں۔ مکرم والد صاحب موصوف کی جانب سے مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کرتے ہوئے جملہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے اُن کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد سلیم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

(۴) جماعت احمدیہ تارا کوٹ کے ایک مخلص دوست مکرم شیخ علیم الدین صاحب ریلوے ڈرائیور حال مقیم بھدرک کا مورخہ ۸۰-۳-۴ کو کٹک میں Ulcer Stomach کا ایک میجر اپریشن ہُوا ہے۔ موصوف مبلغ پانچ روپے بغرض اعانت بدر ادا کرتے ہوئے تمام احباب کرام سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جلد از جلد صحت کاملہ سے نوازے اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا کرے آمین۔

خاکسار: سید شاہد احمد سونگھڑوی حال مقیم کٹک۔

(۵) خاکسار کی صحت اور تندرستی کے لئے۔ مولوی غلام محمود صاحب اور اُن کے اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے۔ مولوی محمد یونس صاحب اور اُن کے اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات اور جملہ احباب جماعت احمدیہ بھدرک کی دینی اور دنیاوی فلاح و بہبود کے لئے تمام احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد شمس الدین۔ بھدرک۔

(۶) خاکسار کی اہلیہ آنتوں میں سوزش اور خونی پیچش کے عارضہ میں مبتلا ہو کر بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں اُن کی کامل صحت و شفایابی نیز میرے بیٹے عزیز فاروق احمد فانی کی B.V.Sc. کی ٹریننگ میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار: خواجہ محمد صدیق فانی بھرواہ۔

خیلِ رحماں [1]

از مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور۔ دارالہجرت۔ ربوہ

فضا رنگیں، مسرت کا سماں ہے
گُلوں میں پیار کی خوشبو عیاں ہے

بہت پُر کیف ہے بادِ بہاری
کسی گُل رُخ کی آمد کا گماں ہے

امامِ وقت ہے سبطِ مسیحا!
جو قرآں دان ہے تسبیح خواں ہے

الٰہی شاد و خرّم ہوں وہ دائم
کہ اُن سے رونقِ کون و مکاں ہے

خوشا یہ اہتمامِ خیلِ رحماں
بلا شک اِک سلیمانی نشاں ہے

مبارک ہوں جیادُ صافناتُ
سلامت ہاتھ ہوں جن میں عناں ہے

پھلا پھولا رہے بُستانِ احمدؑ
یہی حقا! حرم کا پاسباں ہے

سلامت نافلۂ مہدیٔ حق
کہ میرِ کارواں ہے کامراں ہے

جہاں میں امن کی خاطر دُعا گو
بہر جا احمدی پیر و جواں ہے

[1] یہ نظم ربوہ میں منعقد ہونے والے گھوڑ دوڑ کے مقابلوں کے موقعہ پر کہی گئی ہے ——— (ایڈیٹر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325/52686.P.P.

ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ سکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سوں اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹووِنگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004
PHONE No. 76360.

آٹووِنگس

بینکوں کا سُود اور اشاعتِ اسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک استفسار کے جواب میں سُود کے متعلق فرمایا:۔

" ہمارا یہی مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ اشاعتِ دین کے کام میں خرچ کیا جائے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ سُود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی کیونکہ حُرمتِ اشیاء کی انسان کے لئے ہے نہ اللہ کے واسطے۔ پس سُود اپنے نفس کے لئے، بیوی بچوں، احباب رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے بالکل حرام ہے۔ لیکن اگر یہ روپیہ خالصتاً اشاعتِ دین کے لئے خرچ ہو تو حرج نہیں ہے "

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۶)

چونکہ فی زمانہ احبابِ جماعت کو اپنے ذاتی اور کاروباری معاملات میں بنکوں میں روپیہ رکھنا پڑتا ہے اور ایسی رقوم پر بینک قوانین کے مطابق سُود ملتا ہے۔ لہذا ایسی رقوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ مبارک کے مطابق " اشاعتِ اسلام " کی مد میں مرکز سلسلہ میں بھجوائی جانی ضروری ہیں۔ اُمید ہے کہ ایسے احبابِ جماعت حضور علیہ السّلام کے ارشادِ مبارک پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے علاوہ اپنے اموال کو بھی بابرکت بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

ناظر بیت المال آمد قادیان

نہرست نمبر (۱)

منظوریٔ انتخاب زعماء مجالس انصار اللہ بھارت

مندرجہ ذیل زعماء مجالس انصار اللہ بھارت کی ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء تک کے لئے منظوری دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدماتِ سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

نمبر شمار	نام مجلس	نام زعماء
۱	قادیان	مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ زعیم اعلیٰ۔
۲	چنتہ کنٹہ	" محمد بشیر الدین صاحب۔ زعیم۔
۳	حیدرآباد	" الحاج مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی۔ زعیم۔
۴	سکندرآباد	" پروفیسر ڈاکٹر حافظ صالح محمد الدین صاحب۔ زعیم۔
۵	بمبئی	" شیخ یوسف علی صاحب عرفانی الاسدی۔ زعیم۔
۶	بنگلور	" ڈاکٹر بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب۔ زعیم۔
۷	امروہہ	" ریاض احمد صاحب۔ زعیم۔
۸	جڈچرلہ	" سیٹھ سید عمر صاحب۔ زعیم۔
۹	میلاپالیم	" ایم۔ اے خواجہ محی الدین صاحب۔ زعیم۔
۱۰	تیلی چری	" ایم کنہامو صاحب۔ زعیم۔

ضروری نوٹ:۔ جن مجالس میں زعماء مجالس انصار اللہ کے انتخاب ۳۱ دسمبر ۱۹۷۹ء سے قبل ہوئے تھے اور انہوں نے ابھی تک دوبارہ انتخاب کروا کر مرکز سے منظوری حاصل نہیں کی ہے، اُن جماعتوں کے صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد انتخاب کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیسرا اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع ان شاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲ اخاء (اکتوبر) ۱۳۵۹ ہش بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت اس اجتماع کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں ؛

مُعتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت۔

اعلان برائے امتحان لجنات و ناصرات بھارت

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان مقرر کردہ کورس کے مطابق مورخہ ۲۹ جُون بروز اتوار اور لجنہ اماء اللہ کا امتحان مورخہ ۲۷ جولائی کو ہوگا۔ ممبرات زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش کریں۔ نیز ہر لجنہ کی صدر امتحان دینے والی ممبرات کی تعداد سے جلد مطلع کریں۔ تاکہ اس تعداد میں پرچے چھپوائے جا سکیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

انصار اللہ اور وقفِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

" وقفِ جدید کی رُوح یہ ہے کہ وقف کی رُوح کے ساتھ بنی نوعِ انسان کی خدمت میں وسعت پیدا ہو سکتی ہے کہ انصار اللہ اپنے حلقہ جات میں ہر فرد واحد کو اس بابرکت تحریک میں شامل کریں۔ اور مالی لحاظ سے ہر فرد جماعت سے معیاری قربانی کے حصول میں کامیاب ہوں "

اللہ تعالیٰ سب قائدین و زعماء کرام کو توفیق بخشے کہ وہ اس امر میں اپنی عظیم ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور حضور اقدس کی خواہش کے مطابق ان کو نبھائیں۔ مساعی کے بارے میں باقاعدگی سے رپورٹ بھجوانا نہایت ضروری ہے۔ زعماء کرام اور قائدین کرام اپنی مجلس کی وساطت سے براہِ کرم گزشتہ سال کے مقابلہ پر بڑھ چڑھ کر رپورٹیں بھجوائیں۔ تا پتہ لگ سکے کہ وعدہ جات کی ادائیگی میں کس قدر اضافہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداروں کو کما حقہٗ توجہ دینے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواستِ دُعا

محترمہ محمودہ الیاس صاحبہ اہلیہ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی جانب سے مورخہ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲ مارچ کے مُرسلہ ٹیلیگراموں کے ذریعہ یہ تشویشناک اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ محترم سیٹھ صاحب موصوف کو چند روز قبل MILD HEART ATTACK (خفیف دل کا دورہ) ہونے پر فوری طور پر ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے ایک ہفتہ مکمل آرام کی ہدایت دی ہے۔

قارئین بدر سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے محترم سیٹھ صاحب موصوف کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ؛

امیر جماعت احمدیہ قادیان

وِلادت

مکرم فرید احمد صاحب امروہی مُعلّم وقفِ جدید حال قادیان کے ہاں بتاریخ ۲۲ مارچ بفضلہ تعالیٰ بچی پیدا ہوئی ہے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے " طاہرہ " نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب عزیزہ کے صالحہ، قرۃ العین اور طول عمر ہونے کے لئے دُعا فرمائیں ؛

خاکسار [illegible] الدین [illegible]